ضمیمہ (۱)

تفصیلی فہرست مخطوطات عربیہ

پنجاب پبلک لائبریری لاہور

۱۹۶۲ء

مرتبہ
منظور احسن عباسی

باسمہ تعالیٰ

آئندہ صفحات پر ۵۲ مخطوطات عربیہ کی ایک تفتیش تفصیلی فہرست مندرج ہے -

یہ قلمی کتابیں "تفصیلی فہرست مخطوطات عربیہ" (پنجاب پبلک لائبریری) مطبوعہ ۱۹۵۷ء کی اشاعت کے بعد موصول ہوئیں - اس ضمیمۂ فہرست کو سابقہ فہرست کا ایک حصہ تصور کرنا چاہیے -

کتب خانے میں مخطوطات عربیہ کی موجودہ مجموعی تعداد اب ۲۷۶ ہو گئی ہے -

منظور احسن عباسی

مرتب

۱۴ اگست ۱۹۶۲ء

بسم الله الرحمن الرحیم

(۱)

سر مکتوم (ناقص الاول والاخر)

۱۳۳ - رازی (۲)

(ملاحظہ ہو نمرہ ۱۷ تفصیلی فہرستِ مخطوطات عربیۃ)

حجم : ۲۲ اوراق کرم خوردہ

تقطیع : "$\frac{1}{2}$۶ × "۱۰ = ۲۱ سطری ، نستعلیق

تالیف ابوالحسن بن حسن المغربی المتوفی ۶۳۸ھ

یہ مخطوطہ کتاب " سر المکتوم "، (متذکرہ نمرہ محولۂ بالا) کا ایک حصہ ہے۔ جو اس مخطوطے کے ورق $\frac{۶۵}{ب}$ سے شروع ہو کر مقالۂ ثالثہ کے اختتام (وسط ورق $\frac{۸۵}{الف}$) پر مشتمل ہے۔

آغاز:

"۔۔۔فی البیوت و قبل الخوض فی المقصود۔۔۔"

تاریخ تحریر درج نہیں ہے۔ قیاس ہے، کہ اواخر صدی سیزدھم ہجری کا مکتوبہ نسخہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

نستعلیق کا ایک اچھا نمونہ ہونے کے باوجود افادی حیثیت سے محروم ہے۔

---

(۲)

جواہر البصیر فی علم التعبیر

۱۳۵ جو

موضوع : تعبیر خواب

حجم : ۱۲ اوراق

تقطیع : ۵ ۳/۴'' × ۹ ۱/۲'' = ۲۱ سطری نستعلیق - مجدول ۳/۲ خطی مکتوبہ امام شاہ ولد بہادر شاہ ساکن سیالکوٹ - پورہ کاغذیاں المعروف پورہ نیکا، از اولاد شاہ عیسیٰ ولی تاریخ ۱۶ ماہ رمضان ۱۲۴۰ھ۔

تالیف نامعلوم

فن تعبیر رؤیا پر ایک نہایت مفید رسالہ ہے۔ دیباچے میں اسے لطیف الحجم جلیل القدر - مرقاۃ للمبتدی - تذکرۃ للمنتہی اور غنیۃ للمکتفی بتایا گیا ہے - یہ صفات اس کتاب پر منطبق ہوتی ہیں۔

دیباچۂ کتاب میں رؤیا کے متعلق قران و حدیث اور حکماء کی تصریحات درج ہیں - مطالب کتاب کی تقسیم ایک مقدمہ اور چند ابواب پر کیگئی ہے - مقدمہ چند فصول پر مشتمل ہے، جن میں خواب کی تعبیر پوچھنے اور بتانے والے کے آداب اور خواب کے متعلقہ مسائل بتائے گئے ہیں - اس کے بعد مختلف ابواب میں اشیاء مرئیہ کے نام اور انکی تعبیر نہایت اختصار کے ساتھ بتا دی گئی ہے - علم تعبیر خواب سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے بلاشبہہ ایک مختصر اور کارآمد رسالہ ہے۔

آغاز :

''الحمد للہ الذی کلما استوجب علے التوفیق لحمدہ حمداً''

ورق اول پر خواص ابابیل اور ایک خطبۂ نکاح مندرج ہے۔ ورق اخیر

پر قطعۂ تاریخ تعمیر مسجد شاہ رانجھا ولی فقیر درج ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مسجد پورہ نیکا میں رود بار ایگ کے کنارے حضرت شاہ عیسیٰ ولی بن شاہ عبداللہ بلخی کے ارشاد کے مطابق بہ عہد جہاندار شاہ ۱۲۴۰ھ میں تعمیر ہوئی ۔ اخیر میں بواسیر کا ایک نسخہ تحریر ہے۔

''جواہرالبصیر،، کا مطبوعہ نسخہ معلوم یا موجود نہیں ہے۔ بدیں جہت یہ مخطوطہ قابل قدر نسخہ ہے۔

---

(۳)

شرح ایساغوجی

ش ۱۶۰ - ابہری - لا

موضوع : منطق

حجم : ۱۳ اوراق

تقطیع : $4\frac{3}{4}'' \times 7''$ = ۱۹ سطری ، نستعلیق رسمی

تالیف (شرح) عماد بن (محمد بن) محسن علی الفارسی المتوفی (؟) (المذکور تحت حاشیہ عماد علی میر قطبی نمرہ ۴۵ فہرست مخطوطات عربیہ)

یہ کتاب علامہ اثیر الدین المفضل بن عمر الابہری* کی تالیف ''ایساغوجی،، (رسالہ اثیریہ فی المیزان) کی نادر الوجود شرح ہے۔

آغاز :

''نحمدک یا من ہو بالحمد حقیق و نشکرک یا ملہم التصور والتصدیق۔،،

مطبوعہ نسخہ موجود نہیں ہے ۔ قابل قدر مخطوطہ ہے ۔ کاتب کا نام اور تاریخ تحریر درج نہیں ہے ۔ کاتب نے خاتمۂ کتاب پر لکھا ۔

---

* المذکور تحت ''ایساغوجی،، نمرہ ۲۰ فہرست مخطوطات عربیہ

ہے کہ ''بپاس خاطر برخوردار محمد بخش مرقوم شد ، خواندنش روزی باد،،۔
قیاس یہ ہے کہ کاتب محمد بخش کے والد تھے ۔ بظاہر اواخر صدی
سیزدھم ھجری کا مکتوبہ نسخہ معلوم ھوتا ہے ۔ واللہ اعلم بالصواب ۔

---

(۴)

القرآن مترجم (فارسی)

۱۴، ۲۹۷ قر

کلام الہی

حجم ۴۷۵ اوراق

تقطیع : $\frac{1}{4}6 \times \frac{1}{2}10$ = ۱۱ سطری، نسخ، روشن مجدول، سہ خطی ، کبودو سرخ

قران حکیم کا ایک خوش خط نسخہ ہے۔ بین السطور میں فارسی ترجمہ بخط نستعلیق خام (سرخ) مندرج ہے۔ لیکن یہ ترجمہ پندرھویں پارے کے ربع کے بعد کی چند آیات سورۂ بنی اسرائیل تک ہے۔ اس کے بعد ترجمہ درج نہیں ہے۔

مترجم کے نام کی تعیین نہیں کی جا سکی۔

آغاز ترجمہ سورۂ فاتحہ :

''ہمہ ثنا خدائرا پرورندہ عالم است بخشندہ وجود، باز دیگر بخشائندہ، خداوند روز جزا ''

ترجمے کی روشنائی استدر مدھم پڑ گئی ہے، کہ پڑھنے میں دشواری ھوتی ہے۔

کاتب کا نام مٹا دیا گیا ہے۔ الفاظ ''ابن عاقل،، پڑھے جاتے ھیں ۔ تاریخ تحریر بھی درج نہیں ہے۔ بظاہر اوائل صدی دو از دھم ھجری کا مکتوبہ نسخہ معلوم ھوتا ہے ۔ واللہ اعلم بالصواب

(۵)

القرآن

۱۴، ۲۹۷ - مترجم

(مترجم فارسی، ناقص الاول و الاخر)

کلام الٰہی

حجم : ۱۱۲ اوراق

تقطیع : ‏‏۱۲½"×۱۸½"=۱۲ سطری - بخط نسخ جلی - ترجمہ بخط نستعلیق سرخ و حواشی نستعلیق

قران حکیم کا ایک روشن، جلی اور خوشخط نسخہ ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اول و آخر دونوں جانب سے ناقص ہے۔

اس مخطوطے کا پہلا صفحہ سورۂ اعراف کے تیسرے رکوع کی اس آیت سے شروع ہوتا ہے۔

''←بالقسط واقیموا وجوھکم عند کل مسجد و ادعوہ مخلصین لہ الدین←''

اور صفحہ اخیر سورۂ کہف کے چوتھے رکوع کی اس آیت پر ختم ہو جاتا ہے۔
و ان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمھل (یشوی الوجوہ)

گویا یہ تقریباً ایک چوتھائی کتاب آلہی پر مشتمل مخطوطہ ہے۔

بین السطور میں فارسی ترجمہ بخط سرخ قلمی ہے۔

مترجم کی تعیین نہیں کی جا سکی، لیکن قیاس ہے کہ یہ کسی شیعہ عالم کا ترجمہ ہے۔ بنائے قیاس یہ ہے کہ ترجمے پر جو حواشی جابجا مندرج ہیں، وہ تمام کے تمام شیعی روایات پر مبنی ہیں - نہج عبارت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمے سے مشابہ ہے۔

آیت آغاز صفحہ اول مخطوطہ متذکرہ صدر کے تحت یہ ترجمہ درج ہے :-

''←بعدالت و راستی - و راست گردانید روئے خود را بقبلہ غربی نزد ہر (مسجدے) و بخوانید خدا را در حالیکہ خاص گردانید برائے او بندگی را←''

تاریخ تحریر درج نہیں ہے۔ قیاس ہے کہ اوائل صدی دوازدھم ھجری کا مخطوطہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

-----

(٦)

القرآن (معرّے)

۱۴، ۲۹۷ معر

کلام الہی

حجم ۲۸۲ اوراق

تقطیع : $۹'' \times ۱۲\frac{۱}{۲}''$ = ۱۴ سطری نسخ روشن و دیدہ زیب، مجدول چار خطی سرخ و کبود ـ صفحہ آغاز منقش بیلدار

اس مخطوطے کا صفحۂ اخیر سورۂ والعصر کی ابتدائی آیت پر ختم ہو جاتا ہے ـ سورتوں کے عنوانات اور ہر پارے کی آیات آغاز بخط سرخ مندرج ہیں ـ

تاریخ تحریر درج نہیں ہے ـ قیاس ہے، کہ اواخر صدی سیز دہم ہجری کا مکتوبہ نسخہ ہے ـ و اللہ اعلم بالصواب

----

(۷)

الدّر النضید فی بیان القراۃ والتجوید

ش ۱۴۱، ۲۹۷ شیخ ـ حق

موضوع : قرأت و تجوید

حجم : ۵۱ اوراق

تقطیع : $۵'' \times ۸\frac{۳}{۴}''$ = ۱۵ سطری بخط نسخ، مجدول دو خطی سرخ

تالیف (شرح) عبدالحق بن سیف الدین الترک الدهلوی البخاری المتوفی ۱۰۵۲ ھ (حالات کے لئے ملاحظہ ہو فہرست مخطوطات فارسیہ تحت ش ۸۰ تکمیل الایمان)

مؤلف نے دیباچے میں بتایا ہے کہ یہ کتاب اُنہوں نے حج بیت الحرام و زیارت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فارغ ہونے کے بعد لکھی ہے ـ

اُن کا کہنا ہے کہ انہوں نے علم تجوید وہاں کے علماء سے حاصل کیا اور منجملہ اُن کتب تجوید کے جو اُنہوں نے پڑھیں ''ارجوزۃ''، امام ابوالخیر شمس الدین محمد بن محمد الجزری (المتوفی ۸۳۳ھ) بھی تھی - یہ کتاب باوجود اختصار کے تمام مسائلِ تجوید پر محتوی ہے - مؤلف نے اس کتاب کو، جو نظم میں ہے، نثر کر کے اور اُسکی وضع و ترتیب میں رد و بدل کر کے، یہ رسالہ تالیف فرمایا ہے - مؤلف نے علم قراءت و تجوید متعدد مشائخ، بالخصوص امام حجۃ العلم احمد بن محمد بن محمد الشافعی المدنی المعروف بہ شیخ حرم، سے حاصل کیا، جن کی وفات ۱۰۰۱ھ میں مدینہ مطہرہ میں ہوئی اور مقام بقیع میں دفن ہوئے -

یہ کتاب ایک مقدمہ، دس فصلوں اور ایک خاتمے پر مشتمل ہے - اور بلاشبہ مسائل تجوید پر محتوی ایک نہایت قابل قدر رسالہ ہے - مولانا عبدالحق محدث دھلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں اس رسالے کا نام راقم الحروف کی نظر سے نہیں گزرا -

آغاز :

''الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب ولم یجعل لہ عوجا ○ وجعل لمن تمسک بہ واتقی من کل ھمٍ فرجاً''

عبارت خاتمہ سے واضح ہے، کہ اس رسالے کی تسوید وقت عشاء عرفہ جمعہ ۱۰۰۲ھ میں اور تبییض وقت ظہر اول ایام تشریق ۱۰۰۲ھ میں ہوئی -

یہ مخطوطہ مکمل ہے اور نسخ کا اچھا نمونہ ہے -

مطبوعہ نسخہ معلوم نہیں ہے - بدیں جہت نہایت ھی قابل قدر مخطوطہ ہے - تاریخ تحریر درج نہیں ہے - قیاس ہے، کہ اوائل صدی سیزدھم ھجری کا مکتوبہ نسخہ ہے - و اللہ اعلم بالصواب -

کتاب کے اخیر اور صفحۂ اول پر ایک مہر کا نقش ہے جو واضح نہیں ہے - قیاساً یہ نام مرتسم ہے -

''حیدر علی خان النقشبندی''

(۸)

تفسیر ابواللیث سمرقندی

۱۶ع ۲۹۷ سمر

موضوع : تفسیر

حجم : ۱۸۷ اوراق

تقطیع : ″۵۳/۴ × ″۸۱/۳ = ۱۳ سطری نسخ خام و معمولی، ابتدائی دو صفحات اور لوح پیشانی مجدول و مطلّا

مکتوبہ مصطفے بن حاجی سلیمان

تالیف نصربن محمد بن احمد بن ابراهیم ابواللیث الفقیہ السمرقندی المشهور بہ امام الهدیٰ، المتوفی ۳۷۵ھ -

مؤلف کے سال وفات کے باب میں تین رائیں ہیں : ۳۷۳ھ - ۳۷۵ھ یا ۳۹۳ھ - صاحب ''کشف الظنون،، نے ۳۷۵ھ بتایا ہے -* مولف کے حالات زندگی اس سے زیادہ معلوم نہیں ہو سکے - اس تفسیر کے علاوہ کتاب ''بستان العارفین،، یا کتاب ''البستان،، (حدیث میں) ''تنبیهہ الغافلین،، (مواعظ میں) اور ''قرۃ العیون،، و ''مفرح القلب المحزون،، بھی آن ہی کی تصینفات ہیں**

یہ کتاب قران حکیم کی تفسیر ہے - اور بدیں جہت کہ چوتھی صدی ہجری کی تالیفات میں سے ہے درجۂ استناد کی حامل ہے - شیخ زین الدین قاسم بن قطلوبغا الحنفی (المتوفی ۸۷۹ھ) نے اس سے احادیث کا اخراج کیا ہے اور شہاب الدین احمد بن محمد المعروف بہ ابن عرب شاہ الحنفی (المتوفی ۸۵۴ھ) نے اس کا ترجمہ ترکی زبان میں کیا ہے*

یہ مخطوطہ ناقص الاول ہے اور قران حکیم کی سورۂ ''مجادلہ،، سے لیکر ختم قران حکیم تک کی تفسیر پر مشتمل ہے -

سر ورق پر ایک فہرست عنوانات سور درج ہے -

---

* کشف الظنون ج ۲ ص ۳۵۲

** معجم المطبوعات ص ۱۰۴۵

آغاز :

''قوله تعالے : قد سمع اللہ قول التی تجادلکؕ یعنی تخاصمك فی زوجها - یعنی من قبل زوجها۔،،

ورق ۳۷/ب پر ایک مہر کا غیر واضح نقش ہے۔ جس کے صرف یہ الفاظ پڑھے جاتے ہیں۔

''وقف احمد اللہ،،

ورق اخیر خارج از کتاب پر یہ عبارت درج ہے :-

''اخذت بعشرین غروش ۱۲۳۹ھ،،

مطبوعہ نسخہ موجود یا معلوم نہیں ہے۔

تاریخ تحریر درج نہیں ہے۔ قیاس ہے کہ اوائل صدی سیز دھم ھجری کا مکتوبہ نسخہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

---

(۹)

نامعلوم الاسم (ناقص)

۲، ۲۹۷ لا

موضوع : حدیث

حجم : ۷۵ اوراق

تقطیع : ''۳/۴ ۹ × ''۱/۴ ۶ = ۲۹ سطری نستعلیق عبوری

تالیف نامعلوم

یہ کتاب احادیث رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و سلّم کا ایک مجموعہ ہے احادیث کو ابتدائی الفاظ کے لحاظ سے بترتیب حروف تہجی بطرز کتاب ''الجامع الصغیر،، تالیف سیوطی مرتب کیا گیا ہے۔

اس مخطوطے کے اوراق ابتدا و آخر اور درمیان سے جا بجا مفقود ہیں اور ایک ناقص نسخہ ہے۔ لیکن کافی پرانا ہے۔ اور ترتیب احادیث (بطرز جدید) کی ابتدائی کوششوں کا نتیجہ معلوم ھوتا ہے۔ ترتیب میں حرف اول کے علاوہ حروف دوم و سوم وغیرہ کا لحاظ پورے طور پر نہیں کیا گیا۔ روایات کے سلسلے کو بھی حذف کر دیا گیا ہے۔ لیکن راوی کا نام درج ہے۔ ہر حدیث کا پہلا لفظ

بخط سرخ مرقوم ہے اور حروف مرموزہ سے احادیث کے ماخذ بتائے گئے ہیں۔ لیکن ان کی صحیح تعیین نہیں کی جاسکی۔

اس مخطوطے کے پہلے صفحے کی دوسری سطر ردیف 'اذا' سے شروع ہوتی ہے۔ جس کا پہلا لفظ 'اذا شک' ہے۔ اس کے بعد اذا صار، اور اذا صلی، وغیرہ الفاظ سے شروع ہونے والی احادیث درج ہیں۔

اس صفحے کی پہلی سطر اس طرح شروع ہوتی ہے۔

''ے الصلواۃ و السجدتان یرغمان انف الشیطان،،۔

ورق ۳۸/الف پر بدین سجع ایک مہر کا نقش ہے

''واذکر فی الکتاب

اسمعیل،، ۱۳۰۶

کتاب کی جلد چرمی اور مضبوط ہے جس پر ایک مہر کندہ ہے۔

مجلد

اسمعیل بن الہی بخش

مالیر کوٹلہ

۱۳۰۱ (غیرواضح)

تاریخ تحریر درج نہیں ہے۔ بظاہر اواخرصدی یازدھم ھجری کا مکتوبہ نسخہ معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

---

(۱۰)

الجامع الصحیح

یا

صحیح بخاری

۲۹۷ ۲۴۱ بخا

موضوع : حدیث

حجم : ۳۲۲ اوراق

تقطیع : $9\frac{3}{4}'' \times 7\frac{1}{2}''$ = ۱۱ تا ۱۵ سطری بخط نسخ۔ حواشی بخط نستعلیق خفی

تالیف امام شیخ الاسلام ابوعبداللہ محمد بن ابی الحسن اسمعیل بن ابراھیم

بن المغیرہ بن یردز بہ الجعفی البخاری المتوفی ۲۵٦ھ۔
(حالات : ملاحظہ ہو فہرست مخطوطات عربیہ، پنجاب پبلک لائبریری نمبر ۷۵۵)

یہ مخطوطہ کتاب ''صحیح بخاری،، کی جلد اول و ثانی پر مشتمل ہے۔ جلد اول کے ابتدائی کم و بیش ۳۰ اوراق مفقود ہیں۔ اور جلد ثانی کے آخری کم وبیش ایک سو اوراق موجود نہیں ہیں۔

یہ مخطوطہ کتاب العلم کے باب تحریض النبی صلی اللہ علیہ و سلم وفد عبدالقیس الخ کی حدیث محمد بن بشار کے ان الفاظ سے شروع ہوتا ہے :-

''(فمرنا) بامر نخبربہ من ورائنا فدخل بہ الجنة ،،

اس جلد کا ورق اول کے بعد بھی ایک ورق مفقود ہے۔ خاتمہ باب ''کیف ینبذ الی اہل العہدالخ ،، کی حدیث ابوالیمان کے ان الفاظ پرھوتا ہے :-

''اخبرنی حمید،،

تاریخ تحریر درج نہیں ہے۔ قیاس ہے، کہ اوائل صدی سیز دہم ہجری کا مکتوبہ نسخہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

---

(۱۱)

الشہاب

۲۸ ۲۹۷ امت

موضوع : حدیث

حجم : ٦۵ اوراق

تقطیع : ''۴ × ''$5\frac{1}{2}$ = ۹ سطری بخط نسخ خام

مکتوبہ ٦ شوال ۱۳۴۵ھ

تالیف یکے از خواتین اواسط صدی موجودہ (قیاساً امة الفاطمہ)

مؤلفۂ فاضلہ نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا۔ اخیر کی سطور میں یہ فقرہ درج ہے :-

انا امة اماء مولاتنا فاطمة الزہراء الخ

جس سے قیاس کیا جا سکتا ہے، کہ مؤلفہ خواتین سادات میں سے تھیں۔ اور اُن کا نام امۃ الفاطمہ تھا اور یہ مخطوطہ اُن ہی کا قلمی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

یہ چھوٹی سی کتاب احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے مقتبس ایک ہزار دو سو کلمات حکمت کا مجموعہ ہے۔ یہ کلمات نصائح، اخلاقیات، آداب، مواعظ اور امثال پر مشتمل ہیں جنہیں سوسو کے بارہ حصوں میں بیان کیا گیا ہے اور انہیں الفاظ متقارب کے لحاظ سے ترتیب دیا گیا ہے۔

کتاب کا خاتمہ ایک دعا پر ہے۔

فی الجملہ ایک دلچسپ مجموعہ ہے۔

آغاز بعد البسملہ۔

''الحمد للہ القادر الفرد الحکیم الفاطر الصمد الکریم ــــ''

یہ مجموعہ ثانوی مدارس کے درس نصاب عربی میں داخل کیے جانے کے لیے نہایت موزوں ہے۔ مطبوعہ نسخہ معلوم نہیں ہے۔ قابل قدر مخطوطہ ہے۔

---

(۱۲)

الاحادیث الاربعون*

۲۸، ۲۹۷ مخ

موضوع : حدیث

حجم : ۳۵ اوراق

تقطیع : ۵ ۳/۴'' × ۸ ۱/۲'' ۱۶ سطری

مکتوبہ خلیفہ محمد ۱۲ ماہ صفر ۱۱۵۷ھ

تالیف (قیاساً) محمد بن ابی بکر

مولف کا یہ نام دیباچہ میں مذکور ہے، لیکن یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ ان سے مراد محمد بن ابی بکر بن ناصر الدین الشافعی ابو عبداللہ شمس الدین (المتوفی ۸۴۲ھ)** ہیں۔ یہ بزرگ ۷۷۷ھ میں بمقام دمشق

---

* یہ نام عبارت خاتمہ سے اخذ کیا گیا ہے۔

** "معجم" بحوالہ صاحب طبقات الشافعیہ۔

پیدا ہوئے ۔ مقامی شیوخ کے علاوہ دوسرے متعدد علماء سے بھی اخذ علم فرمایا ۔ مکہ معظمہ میں بھی قیام رہا ۔ صاحب درس و افتا اور صاحب تصانیف تھے شافعی مسلک رکھتے تھے ۔ ''جامع الاثار فی مولد المختار'' ''منہاج الرسول فی معراج الرسول'' ۔ ''برد الاکباد عند فقد الاولاد'' اور کتاب ''ردالوافر علے من زعم ان من سمے ابن تیمیہ شیخ الاسلام کافر'' آنکی تصانیف ھیں ۔

مرتبین فہرست نے زیر نظر کتاب کا ذکر آنکی تالیفات کے سلسلے میں نہیں کیا ۔ عجب نہیں کہ اس کا علم انہیں نہ ہو ۔

یہ کتاب پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس احادیث کا مجموعہ ھے ۔ مؤلف نے ہر حدیث کے ساتھ اس کا پس منظر یا اس کے متعلقہ بعض حکایات و واقعات کا ذکر فرمایا ھے، جس سے یہ تمام کتاب دلچسپ ہو گئی ھے ۔اھل پند و موعظت کے لئے کافی مفید مجموعہ ھے ۔

آغاز :

''الحمد للہ رب العالمین ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ فهذه اربعون حديثاً مع حکایات المتعلقة جمعه محمد بن ابی بکر رحمة الله تعالیٰ طلباً لرضاء الرحمان و مخالفة للشیطان و عملاً بحدیث خیرالانسان ۔ من جمع اربعین حدیثاً فهو فی العفو والغفران ۔''

مطبوعہ موجود نہیں ھے ۔ قیاس یہ ھے کہ یہ منفرد نسخہ ھے اور ایک قابل قدر مخطوطہ ھے ۔

---

(۱۳)

مختصر علوم الحدیث منظوم*

۲۹ ، ۲۹۷ اثر

موضوع : اصول حدیث

حجم : ۵۲ اوراق (۳۹، ۴۰، ۴۶ خالی) ۔

تقطیع : $\frac{۳}{۴}$ ۷ × $\frac{۱}{۲}$ ۱۲ = ۱۴ سطری، نستعلیق خام

---

* یہ نام قیاساً درج کیا گیا ھے ۔

مکتوبه ابو اسمعیل عبدالرحمن المعروف تاج الدین فی اللاهور من نصف ربیع الثانی الی نصف جمادی الاول ۱۳۲۰ھ

تالیف عبد الرحیم بن حسین الاثری المتوفی ۸۳۶ھ اواسط صدی نوزدھم ھجری کے افاضل علماء میں سے تھے - بیت اول کے نیچے بین السطور میں درج ہے :-

''ولد فی جمادی اول سنۃ خمسین و عشرین و سبعمأۃ و توفے فی شعبان سنۃ ست و ثمانین وثما نمائۃ تحفہ باقی''

راقم الحروف کے خیال میں لفظ ''ثمانین'' سہواً درج ھوا بقیاس غالب یہ لفظ ''ثلاثین'' ھے - اس طرح مولف کی ولادت ماہ جمادی الاول ۷۲۵ھ میں اور وفات ماہ شعبان ۸۳۶ھ میں ظاھر ھوتی ھے اور عمر ایک سو ۱۱ سال بنتی ھے جو چنداں بعید از قیاس نہیں - واللہ اعلم بالصواب -

یہ کتاب علامہ ابن الصلاح کی تالیف موسومہ ''علوم الحدیث'' متذکرہ آئندہ کا ایک منظوم مختصر ھے -

آغاز :

''یقول راجی ربہ المقتدر عبدالرحیم بن الحسین الاثری -''

کتاب ''علوم الحدیث'' کی متعدد شرحیں اور تلخیصات اور اُن پر نکات لکھے گئے - علامہ شہاب الدین بن احمد ابن خلیل القاضی النحوی المتوفی ۶۹۳ھ نے بھی مقاصد کتاب کو نظم میں ادا کیا ھے* بقیاس غالب اپنی قسم کا یہ دوسرا منظومہ ھے - مطبوعہ نسخہ موجود یا معلوم نہیں ھے - بدین جہت یہ مخطوطہ قابل قدر ھے -

---

(۱۴)

علوم الحدیث

یا

مقدمہ ابن الصلاح

۲۹ ، ۲۹۷

موضوع : اصول حدیث

تالیف تقی الدین ابو عمر عثمان بن عبدالرحمن بن موسی ابن ابی نصر

---

* کشف الظنون ج ۴ ص ۲۵۱ -

المعروف بابن الصلاح الشہرزوری الحافظ الشافعی الدمشقی ہے۔

علوم تفسیر و فقہ و حدیث میں یگانۂ عصر تھے۔ ابن خلکان اُن کے ہمعصروں اور مستفیذوں میں سے تھے۔ فقہ کی تعلیم اُنہوں نے اپنے والدصلاح سے پائی پھر موصل آ گئے اور وہاں پر عرصے تک تحصیل علم کیا۔ دمشق میں بھی رہے۔ عبادت گزار تھے اور بارعب شخصیت کے مالک تھے۔ دمشق میں بمقام حصار خوارزمیہ وفات پائی اور مقابر صوفیہ میں دفن ہوئے*۔

کتاب ''علوم حدیث،، فن حدیث کی غالباً قدیم ترین اور معتبر ترین تصانیف میں شمار کی جاتی ہے۔ اس کتاب میں مؤلف نے حدیث کی اقسام۔ آنکی تعریف نیز احادیث کی سمع، حفظ اور روایت کے متعلقہ امور مختصراً لیکن محتوبا بیان فرمائے ہیں۔ مطالب کتاب کو ٦٤ انواع میں منقسم کیا ہے۔

آغاز:

''قال الشیخ الامام الحافظ المفتی الشام ربنا آتنا من لدنک رحمة وهیئی لنا من امرنا رشدا ۔ الحمد لله الهادی من استهداه الوافی۔،،

یہ کتاب مخطوطہ ''مختصر علوم الحدیث،، سابقہ کے حاشیے پر منقول ہے۔ صرف صفحہ اخیر مفقود ہے۔

اوراق ٤٨ تا ٥٢ پر اُردو زبان میں بعض الفاظ کی تشریح اور معانی و مطالب مندرج ہیں۔ جو بطور فرہنگ کتاب کے ہیں۔

ہر چند کہ یہ کتاب مصر اور ہند میں چھپ چکی ہے، لیکن اب کمیاب ہے۔

---

(١٥)

بستان المحدثین

٢٩، ٢٩٧ غر

موضوع: تاریخ و سوانح محدثین

حجم: ٢٣٨ صفحات

تقطیع: "٦ × "٩$\frac{1}{3}$ = ١٥ سطری، نستعلیق رسمی

---

* معجم المطبوعات ص ١٤٣ (بحوالہ ابن خلکان - تاریخ ابوالفدا ۔ الانس الجلیل - طبقات السبکی و مفتاح السعادہ)۔

مکتوبہ ریاض الدین طالب علم

تالیف شاہ عبدالعزیز العمری الفاروقی محدث المتوفی ۱۲۳۹ھ (۱۸۲۴ء)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی اواخر صدی دواز دھم ھجری) کے فرزند اکبر تھے۔ ۱۱۵۹ھ (۱۷۴۶ء) میں پیدا ہوئے۔ تاریخی نام ''غلام حلیم'' تھا۔ سید ناصرالدین شہید کے احفاد میں سے تھے۔ مورث اعلی کا نام وجیہہ الدین شہید تھا۔ جو سید نور الجبار المشہدی کے پوتے تھے۔ اُن کا نسب امام کاظم رح سے جا ملتا ہے۔ * شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ اُن کے بھائی بھی تھے اور شاگرد بھی۔ اپنے والد سے علوم دین کی تحصیل فرمائی عالم با عمل اور مشہور محدث تھے۔ رسالہ ''سرالشہادتین''۔ ''تحفہ اثنا عشریہ''، تفسیر ''فتح العزیز'' بھی اُن کی تالیفات مہمہ میں سے ھیں۔**

یہ کتاب احادیث کی متداول کتابوں کی تفصیل اور اُن کے مؤلفین کے سوانح پر مشتمل ایک نہایت ھی مفید مجموعہ ھے۔ دہلی میں چھپ چکی ھے۔

آغاز:

''الحمد للہ حق حمدہ و الصلوٰۃ و السلام الاتمان الاکملان علی محمد رسولہ وعبدہٖ''

یہ مخطوطہ کتاب ''بستان المحدثین'' کا مکمل نسخہ ھے کرم خوردہ ھے۔ اور بعض اوراق بوسیدہ ھیں، لیکن افادی حیثیت سے محروم نہیں ھے۔

تاریخ تحریر درج نہیں ھے۔ قیاس ھے، کہ اواخر صدی دواز دھم ھجری کا مکتوبہ نسخہ ھے۔ و اللہ اعلم بالصواب۔

---

* ابجد العلوم (نواب صدیق حسن خان) ص ۹۱۴۔

** قاموس المشاہیر ج ۲ ص ۶۵

(١٦)

حاشیۂ چلپی علی شرح الوقایہ محشی (ناقص الاخر)

(در دو جلد)

ش ۳، ۲۹۷

وقا - اخ

موضوع : فقہ

حجم : جلد اول ۵٦۴ صفحات

جلد دوم ۲۹۴ صفحات

تقطیع : جلد اول ″$\frac{1}{4}$٦ × ″$\frac{1}{2}$۱۰ = ۷ تا ۱۳ سطری بخط نسخ

جلد دوم ″۷ × ″۱۲ = ۱۷ سطری بخط نسخ

تالیف (تحشیہ) اخی یوسف بن جنید* (المتوفی (۹۰۵ھ)

صاحب کشف الظنون نے آن کا نام اسطرح درج کیا ھے -

''المولی - یوسف بن جنید التوقاتی الشھیر باخی چلبی،،

مؤلف کے باب میں صرف اسقدر معلوم ھے کہ وہ شھر قسطنطینیہ میں* بمقام 'صحن،** مدرس تھے -

یہ کتاب علامہ عبید اللہ (صدر الشریعۃ الاصغر) کی نہایت مقبول و معروف و متداول تالیف شرح الوقایہ*** پر نہایت مفید حاشیہ ھے -

کتاب شرح وقایہ کی شروح و حواشی کی تعداد بہت زیادہ ھے ، لیکن آن سب میں یہ حاشیہ غالباً سب سے زیادہ مقبول ھے - اور شرح وقایہ کے اکثر مطبوعہ نسخوں پر یہی حاشیہ موجود ھے -

اس حاشیے کا دوسرا نام ''ذخیرۃ العقبی،، بھی ھے جو مشھور نہیں ھے - کتاب کی تالیف، جیسا کہ خود شارح نے خاتمہ شرح میں بیان فرمایا ھے* '۸۹۱' ھ میں شروع ھوئی اور اس کی تکمیل ۸ ذی الحج کو ۹۰۱ھ میں ھوئی -

آغاز حصہ اول :

---

*شرح وقایہ مطبوعہ نولکشور لکھنئو ۱۸۸۲ء حاشیہ صفحہ اخیر

** کشف الظنون ص ۳٦۰، ۳٦۴

***المذکور نمرہ ۸۳ تفصیلی فہرست مخطوطات عربیہ

''الحمد لله الذی شرح صدر الشریعة الغراء فملاہ بالاحکام الشریفة الحنیفیة البیضأ''

آغاز حصہ دوم :

''کتاب النکاح ۔ لما فرغ عن العبادات شرع فی المعاملات''

رفع التباس کے لئے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ کتاب شرح وقایہ کے متعدد حاشیہ نگاروں میں ایک حاشیہ نگار مولی حسن چلپی بھی ہیں جنکی وفات ۸۸۶ھ میں ہوئی اور انہوں نے صرف ابتدائی حصہ پر یعنی باب مسح تک حاشیہ لکھا ہے ۔ اخی چلپی کا یہ حاشیہ ان کے بعد لکھا گیا ۔ ایک اور حاشیہ سنان الدین یوسف الشاعر (المتوفی ؟) نے بھی لکھا ہے ، جسمیں اخی چلپی کے حاشیے پر اعتراضات کئے گئے ہیں ۔

زیر نظر مخطوطہ ناقص الاخر ہے دوسرا حصہ کتاب الوقف پر ختم ہو جاتا ہے یعنی ہر دو مجلدات صرف نصف کتاب پر مشتمل ہیں لیکن دونوں حصے مفید حواشی سے مزین ہیں ۔ محشی نے یہ التزام کیا ہے کہ اپنے مطالب کے ماخذ بھی ساتھ کے ساتھ بتا دئے ہیں ۔ جس سے مخطوطہ کی افادی حیثیت فی الجملہ بڑھ گئی ہے ۔

تاریخ تحریر درج نہیں ہے ۔ قیاس ہے کہ دونوں حصے اوائل صدی سیز دھم ھجری کے مکتوبہ نسخے ہیں ۔ واللہ علم بالصواب

---

(۱۷)

الشاشی

یا

(اصول الشاشی یا خمسین)

۳۱ ، ۲۹۷ شاشی (۲)

موضوع : اصول فقہ

حجم : ۸۷ اوراق

تقطیع : $\frac{3''}{4}$ ۵ × $\frac{1''}{4}$ ۹ = ۱۰ سطری بخط نستعلیق

مکتوبہ ابراھیم ولد غلا(م) محی الدین عرف مفتی ساکن دلاور

تالیف اسحق بن ابراھیم الشاشی السمرقندی المتوفی ٣٢٥ھ

اصول فقه حنفی کی ابتدائی اور آسان کتابوں میں سے ھے (تفصیل ملاحظه ھو فہرست مخطوطات عربیه نمره ٩٣)

یه مخطوطه اصول شاشی کا ایک مکمل نسخه ھے۔

تاریخ تحریر درج نہیں ھے۔ قیاس ھے که اواسط صدی سیز دھم ھجری کا مکتوبه نسخه ھے۔ واللہ اعلم بالصواب

---

(١٨)

دائر الاصول (الوصول) الی عالم الاصول

٣١، ٢٩٧ میرک

موضوع : اصول فقه

حجم: ١٦٨ اوراق

تقطیع: "٦ × "$\frac{٣}{٤}$ ١٠ = ١٣ سطری نستعلیق معمولی ۔ متون بخط نسخ

مکتوبه ١٤ ربیع الثانی ١٢١٥ھ

تالیف الشیخ الامام شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن مبارک شاہ الھروی الشھیر به میرک* البخاری ۔ الملقب به معین** صاحب "شرح حکمت العین" المذکور نمره ١٣ فہرست مخطوطات عربیه ۔

مؤلف کے عہد حیات اور سوانح زندگی کی تعیین نہیں کی جا سکی ۔

یه کتاب علامه شیخ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد المعروف به حافظ الدین النسفی المتوفی ٧١٠ھ کی تالیف "منار الانوار فی اصول الفقه" (منار الاصول) کی ایک مختصر شرح ھے ۔

دیباچه کتاب میں بتایا گیا ھے که مؤلف نے اس سے پہلے ایک اور شرح موسومه "مدار الفحول" لکھی تھی ۔ لیکن وہ اطناب سے خالی نه

---

* معجم المطبوعات ص ١٦٣٢

** کشف الظنون ج ٦ ص ١٢٥

تھی اس لئے انہوں نے اس کا یہ خلاصہ تالیف کیا ۔

کتاب منارالاصول کی لا تعداد شرحیں لکھی گئی ہیں* ۔ صاحب کشف الظنون نے ان شرحوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے کتاب ''مدارالفحول،، کا بھی ذکر کیا ہے لیکن اس تلخیص کا ذکر نہیں ہے ۔

کتاب منار الاصول کی شرحوں میں نور الانوار (از احمد بن ابو سعید المعروف به شیخ جیون) سب سے زیادہ مقبول اور متداول ہے، اور مدارس اصول فقه کے نصاب میں داخل ہے ۔

یہ کتاب لکھنؤ میں نورالانوار کے ساتھ چھپ چکی ہے لیکن علیحدہ شکل میں مطبوعہ نسخہ نایاب ہے ۔

آغاز :۔

''الحمد لله الذی سقی لاصول المستنبطین من کوثر
غرائب الفهوم ماء،،

اس مخطوطه کے اوراق اگرچه حاشیه سے کرم خورده ہیں لیکن ایک مکمل نسخه ہے ۔

---

(۱۹)

کبیری

یا

غنیۃ المتملی

(شرح منیۃ المصلی)

ش ۳۲۱، ۲۹۷

سد ۔ ابر

موضوع : فقه (صلوۃ)

حجم : ۱۵۸ اوراق

تقطیع : $\frac{3}{4}$ ۶″ × $\frac{1}{2}$ ۱۰″ = ۱۹ ، تا ۲۳ سطری بخط نسخ

---

* کشف الظنون ج ۶ ص ۱۲۵

مکتوبہ ملا عبدالحکیم

تالیف (شرح) ابراھیم بن محمد بن ابراھیم الحلبی الحنفی (المتوفی ۹۵٦ ھ) حلب میں پیدا ہوئے ۔ مقامی علماء سے تحصیل علم کرنے کے بعد پہلے مصر چلے آئے اور پھر وہاں سے بلاد روم کا سفر کیا ۔ اور قسطنطینیہ میں اقامت اختیار کی ۔ جامع سلطان محمد فاتح میں منصب امامت و خطابت پر فائز رہے ۔ اس کتاب اور اس کتاب کے مختصر موسومہ صغیری (مذکورۂ آئندہ) کے علاوہ فقہ حنفی میں کتاب 'ملتقی الا بحر' بھی آنہی کی تالیف ھے جس کا ترجمہ فرانسیسی زبان میں بھی ھو چکا ھے* ۔

یہ کتاب علامہ سدید الدین الکاشغری (یکے از علمائے اواخر صدی ھفتم ھجری) کی نہایت مستند اور مقبول کتاب 'منیۃ المصلی' کی مبسوط شرح ھے ۔ شارح کا کہنا ھے کہ کتاب 'منیۃ المصلی' اپنے موضوع کی بہترین تالیف ھے ۔

آغاز :

''الحمد للہ جاعل الصلواۃ عماد الدین و عتاد المتقین''

شارح نے مسائل کی توضیح ۔ معانی کی وضاحت اور دلائل کی تنقیح کے علاوہ بعض ضروری مسائل کا اضافہ بھی فرمایا ھے ۔

یہ شرح ''کبیری'' کے نام سے مشہور ھے ۔ شارح ممدوح نے اس شرح کا ایک ''مختصر'' بھی تحریر فرمایا ھے ۔ جس کا مشہور نام 'صغیری' (المذکور آیندہ) ھے ۔ یہ کتاب مصر میں متعدد بار چھپ چکی ھے ۔

یہ مخطوطہ بظاھر مکمل نسخہ ھے اور خاصا قدیم الکتابت ھے ۔ تاریخ تحریر مندرج نہیں ھے ۔ قیاساً اواخر صدی دواز دھم ھجری کا مکتوبہ نسخہ ھے ۔ واللہ اعلم بالصواب

---

* معجم ص ۱۳ (بحوالہ شقائق نعمانیہ و شذرات الذھب) ۔

(۲۰)

صغیری

(شرح منیة المصلی)

ش ۳۲۱، ۲۹۷

سد ـ صغ

موضوع : فقه (صلوة)

حجم : ۲۸۸ اوراق

تقطیع : "۶ × "۹ = ۱۵ سطری نستعلیق روشن ـ مجدول سه خطی سیاه و سرخ ـ

مکتوبه نور حسین بن میاں محبوب عالم تاریخ ۱۱ شعبان بمقام موضع بدھو بپاس خاطر میاں خدا بخش ـ

تالیف (شرح) ابراهیم بن محمد الحلبی (المذکور ش ۱۷ سابقه)

یه کتاب شارح ممدوح کی اپنی تالیف ''کبیری،، (مذکوره سابقه) کا اختصار ہے ـ اُن کا کہنا ہے که اُن کی شرح ''غنیه،، میں کسی قدر طوالت تھی، جو مبتدیوں اور کم علم رکھنے والوں کے لئے وجه ملالت تھی اس لئے یه مختصر تالیف فرمایا ـ اس میں بھی ضروری مسائل کا اضافه موجود ہے ـ

آغاز :

''الحمد لله الذی جعل العبادة مفتح السعادة ـ،،

یه کتاب 'صغیری' کے نام سے مشہور ہے اور چھپ چکی ہے مگر کمیاب ہے ـ

یه مخطوطه نہایت محفوظ اور مکمل نسخه ہے ـ

ابتدائی تین صفحات پر جو خارج از کتاب ہیں ''بحث ابجد،، کے عنوان سے ایک مقاله درج ہے جس میں جمل ابجد کا صحیح تلفظ اُن کے فضائل اور معانی و مطالب بیان کئے گئے ہیں اور بتایا گیا ہے، که یه سریانی زبان

کے الفاظ ہیں اور سب سے پہلے حضرت آدم پر نازل ہوئے*

حاشیہ پر چار اشعار درج ہیں جن میں آئمہ اربعہ کی پیدائش کے سال بتائے گئے ہیں۔

آخر کے تین صفحات خارج از کتاب پر بعض مسائل اور نماز جنازہ کی دعا منقول ہے۔

سال تحریر مخطوطہ درج نہیں ہے۔ قیاس ہے کہ اوائل صدی سیز دہم ہجری کا مکتوبہ نسخہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

---

(۲۱)

صغیری

(شرح منیۃ المصلی)

ش ۳۲۱، ۲۹۷

سد۔ صغ (۲)

(ملاحظہ ہو نمرہ (۲۰) سابقہ)

حجم : ۱۰۰ اوراق

تقطیع : "۶ × $\frac{۱}{۳}$"۸ = ۱۸ تا ۲۷ سطری نسخ۔

اس مخطوطہ کے اخیر کے دو ایک ورق مفقود معلوم ہوتے ہیں۔ ورق اول اور اخیر کے چند اوراق مختلف القلم ہیں۔

تاریخ تحریر درج نہیں ہے۔ قیاس ہے کہ اواخر صدی دواز دہم ہجری کا مکتوبہ نسخہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

---

* الفاظ جمل کے باب میں حسب ایمائے مولانا سید احمد مصنف فرہنگ آصفیہ (المتوفی ۱۹۱۸ء) راقم الحروف نے تحقیق کی، تو بعض ذرائع سے ان الفاظ کے تقریباً وہی معنی معلوم ہوئے، جو اس مقالہ میں درج ہیں اور وہی فرہنگ آصفیہ جلد اول (مرممہ) مطبوعہ ۱۹۱۸ء میں درج کئیے گئیے۔ لیکن ان معانی کا صحیح ماخذ اب تک معلوم نہیں ہو سکا۔ (مرتب فہرست ہذا)

(۲۲)

خزانۃ المفتیین

۳۲۱، ۲۹۷ سمعا

موضوع : فقہ

حجم : ۲۵۸ اوراق

تقطیع : ″۱/۲ ۷ × ″۳/۴ ۱۱ = ۲۹ سطری بخط نسخ

مکتوبہ ۱۸ محرم الحرام ۱۰۷۱ھ

تالیف الشیخ امام حسین بن محمد السمعانی الحنفی (یکے از علمائے اواسط صدی ہشتم ہجری*)

کتاب 'شافی شرح وافی' بھی ان ہی کی تالیفات میں سے ہے* ۔

فقہ حنفی کی ایک مستند اور مبسوط کتاب ہے، جو مؤلف نے حکیم الدین محمد بن علی الناموسی کے ایما پر تالیف کی تھی ۔ ۷۴۰ھ میں پایہ تکمیل کو پہنچی ۔ مسائل فقہ کا ایک اچھا مجموعہ ہے، جو متقدمین کی مرویات اور متاخرین کے مختارات پر مشتمل ہے ۔ اختلافات سے بحث نہیں کی ۔ کتب 'ھدایہ' ۔ 'نہایہ' ۔ 'قاضیخان' ۔ 'خلاصہ ظہیریہ' اور 'شرح طحاوی' سے مطالب اخذ کئے ہیں اور ماخذ کی نشاندہی حروف مرموزہ سے کر دی ہے ۔

مطبوعہ نسخہ معلوم یا موجود نہیں ہے ۔

اس مخطوطہ کے ابتدائی چار اوراق مفقود ہیں ۔ اصل کتاب الفاظ ''الحمد للہ حمد الشاکرین...'' سے شروع ہوتی ہے ۔ لیکن اس مخطوطہ کا پہلا صفحہ اس عبارت سے شروع ہوتا ہے ۔

''...قاعدا فقط ان انتبہ قبل ان یصل جنبہ الی لارض لا ینتقض...''

---

* کشف الظنون ج ۶ ص ۱۳۶

بدیں جہت کہ مطبوعہ نسخہ موجود نہیں ہے اور کافی قدیم نسخہ ہے ، قابل قدر مخطوطہ ہے ۔

---

(۲۳)

ھدایہ فی الفروع
یا
الھدایہ شرح البدایہ

(ملاحظہ ہو نمرہ (۹٦) ھدایہ فہرست مخطوطات عربیہ)

۳۲۱، ۲۹۷

فرغانی (۲)

حجم : ۲۸۳ اوراق

تقطیع : $7'' \times 9\frac{1}{2}''$ = ۲۱ سطری نسخ

مکتوبہ فاضل بن ملا موسی عرف یوسف زۂ تاریخ ۳ شہر شوال ۱۱۹۴ھ

کتاب 'ھدایہ' کا ایک مکمل نسخہ ہے ۔

آغاز :

''الحمد للہ الذی اعلی معالم العلم و اعلامہ۔۔''

صفحہ اخیر کے حاشیہ پر یہ عبارت درج ہے ۔

''ایں کتاب قلمی از اخوند فتح محمد من محمد حسن یوسف زئی در عوض یک قبضہ شمشیر جوھر دار گرفتہ ام در ۲۵ ماہ رمضان المبارک ۱۳۱۰ھ''

ایک اور تحریر سے واضح ہے ، کہ یہ کتاب ۱۳۴۹ھ میں پچاس روپیہ میں خریدی گئی ۔

ابتدا میں خارج از کتاب تین اوراق پر مطالب کتاب کی مکمل فہرست بقید صفحات درج ہے ۔ اصل کتاب ورق $\frac{۳}{ب}$ سے شروع ہوتی ہے ۔ $\frac{۳}{ا}$ پر مؤلف کا نام ۔ مختصر حال اور کچھ حواشی مندرج ھیں ۔ صفحہ اول و اخیر پر چند مہروں کے نقوش ھیں جو واضح نہیں ھیں ۔

(۲۴)

الفقه الاکبر

۳۲۱، ۲۹۷ حنیف
۳۲۱، ۲۹۷ کیدانی

ملاحظہ ہو نمرہ ۲۵ (د) آئندہ

---

(۲۵)

مجموعہ

(یہ مجلد ۵ کتابوں کا مجموعہ ہے)

(ا) خلاصۃ الکیدانی

۳۲۱، ۲۹۷ کیدانی

موضوع : فقہ

حجم : ۸ اوراق

تقطیع : ″۵ × ″$\frac{۱}{۲}$۸ = ۹ سطری نستعلیق خام و معمولی

تالیف علامہ لطف اللہ النسفی المعروف بالفاضل الکیدانی ۔ عہد حیات اور سوانح زندگی معلوم نہیں ۔

یہ کتاب اعمال شرعیہ کے اقسام اور ان کے احکام و ارکان و افعال صلواۃ کی شرعی حیثیت کے اجمالی بیان پر مشتمل ہے (ملاحظہ ہو نمرہ ۱۰۰ فہرست مخطوطات عربیہ)

قیاس یہ ہے کہ یہ مخطوطہ اواسط صدی سیز دہم ھجری کا مکتوبہ نسخہ ہے واللہ اعلم بالصواب ۔

(ب) شرح خلاصة الکیدانی* (ناقص الاخر)

ش ۳۲۱، ۲۹۷ کیدانی ۔لا

۳۲۱، ۲۹۷ کیدانی

موضوع : فقه

حجم : ۲۱ اوراق

تقطیع : مطابق (ا)= ۱۷ سطری نستعلیق ممتزج بالنسخ

تالیف (شرح) نا معلوم

حصۂ اخیر جو نصف سے زیادہ ہے مفقود ہے۔ قیاس یہ ہے، کہ لکھا ہی نہیں گیا۔

یہ مخطوطہ متن کے صرف ایک چوتھائی حصے کی شرح پر مشتمل ہے، لیکن جس قدر بھی ہے اس سے شارح کی علمی فضیلت کا اظہار ہوتا ہے۔

آغاز:

"الحمد لله الذی رفع قاعدة الفقه"

اواسط صدی سیز دہم ہجری کا مکتوبہ نسخہ معلوم ہوتا ہے۔ والله اعلم۔

(ج) تذکرہ المذاہب

۲۹۷،۸ بکر

۳۲۱، ۲۹۷ کیدانی

موضوع : اسلامی فرقے

حجم : ۶ اوراق

تقطیع : مطابق (ا) = ۱۵ سطری نستعلیق معمولی

تالیف : ابن السراج

قیاس یہ ہے کہ ان سے مراد ابوبکر محمد ابن سراج المتوفی ۳۱٦ھ م ۹۲۸ء ہیں**

---

* یہ نام قیاساً درج کیا گیا ہے۔
** قاموس المشاہیر ج ۱ ص ۲۵۔

نہایت دلچسپ اور پر از معلومات رسالہ ہے۔ اسلام کے مختلف فرقوں کی تفصیل اور ان کے عقاید کا باہمی اختلاف بہت مختصر اور جامع الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ مطالب کتاب کو سات ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے باب میں منفرداً اہل سنت والجماعت کے عقائد بیان کئے گئے ہیں۔ بقیہ چھ ابواب حسب ذیل چھ فرقوں کے ذکر میں ہیں:۔

رافضیہ۔ خارجیہ۔ جبریہ۔ قدریہ۔ جہیمیہ۔ مرجیہ اور شراخیہ۔ ابتدا میں بتایا گیا ہے کہ ان میں سے ہر ایک کے تحت بارہ فرقے ہیں۔ یہ سب اہل سنت والجماعت سے علیحدہ ہیں اور ان کی کل تعداد ۷۲ ہوتی ہے لیکن اس مخطوطے میں صرف ابتدائی ۵ فرقوں اور ان میں سے ہر ایک کے تحت ۱۲ فرقوں کے نام اور ان کے باہمی اختلافات بتائے گئے ہیں۔ فرقۂ اخیر کی شاخ کا ذکر نہیں ہے۔ بظاہر کاتب کی فروگزاشت معلوم ہوتی ہے۔ ان فرقوں کے علاوہ اخیر میں سات اور مختلف فرقوں کا بیان ہے۔

آغاز:

''الحمد لله الحافظ للمتقين الهادى للمضلين،،

تاریخ تحریر درج نہیں ہے قیاس ہے کہ یہ مخطوطہ بھی اواسط صدی سیز دھم ھجری کا مکتوبہ نسخہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(د) الفقہ الاکبر

۳۲۱، ۲۹۷ حنیف

۳۲۱، ۲۹۷ کیدانی

موضوع : فقہ

حجم: ۱۰ اوراق

تقطیع و تحریر مطابق (ا)

تالیف امام اعظم ابو حنیفة النعمان بن ثابت بن زوطی ابن ماہ الامام الکوفی مولی بنی تیم اللہ

مؤلف کے پوتے اسمعیل بن جماد کا کہنا ہے* کہ ہم لوگ عجمی نژاد ہیں امام اعظمؒ ۸۰ھ میں کوفے میں پیدا ہوئے۔ ان کے دادا زوطی حضرت علیؓ کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے اور جب امام اعظم کے والد ''ثابت،، کی ولادت ہوئی تو ان کو مولا علیؓ کی خدمت میں لایا گیا۔

* دیباچہ ''فقہ اکبر'' مطبوعہ دائرۃ المعارف نظامیہ، حیدر آباد، دکن ۱۳۴۲ھ

آپ نے ''ثابت،، اور ان کی ذریت کے حق میں برکت اور خدمت دین کے لئیے دعا فرمائی ۔ چنانچہ یہ دعا امام اعظم رحمہ اللہ علیہ کی صورت میں مقبول ہوئی ۔ امام ممدوح ''تابعی،، تھے ۔ امام ابن حجر عسقلانی رح کی تحقیق یہ ھے کہ انہوں نے حضرت انس رض (صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھا ھے* اور عطا بن ابی رباح ۔ علقمہ بن مرثد ۔ حماد بن ابی سلیمان ۔ عدی بن ثابت الانصاری ۔ عطیہ بن سعید العوفی ۔ یحیی بن سعید الانصاری اور ھشام بن عروہ وغیر ھم سے روایت حدیث کی ھے ۔ کہا جاتا ھے کہ وہ تین اور صحابیوں کے ھمعصر تھے : عبداللہ بن ابی اوفہ (یا اوفی) جو کوفے میں تھے سہیل بن سعد الساعدی جو مدینے میں تھے اور ابوالطفیل عامر بن وائلہ جو مکے میں تھے ۔ لیکن وہ کسی سے مل نہیں سکے* علم فقہ کی تعلیم انہوں نے کوفے میں امام حماد سے اور علم حدیث کوفہ کے ۲۹ آئمۂ احادیث سے حاصل کیا مکہ معظمہ میں عطا بن ریاح سے اور مدینہ منورہ میں حضرت امام باقر رحمہ اللہ سے بھی علوم دین حاصل کئیے ۔

امام ممدوح عالم با عمل زاھد و متورع ۔ اور شب زندہ دار تھے ۔ کہا جاتا ھے کہ ۴۰ سال تک انہوں نے عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی* ۔ فیاض طبع بھی تھے ۔ چار بار کعبہ معظمہ میں ختم قرآن کیا اور عمر بھر میں ۵۵ حج کئیے ۔ اپنے والدین اور اساتذہ کی بیحد توقیر کرتے تھے** ۔ قدر ما یکتفی سے زیادہ کھانا نہیں کھاتے تھے ۔ بنی امیہ کے آخری خلیفہ مروان بن محمد کے عہد میں امیر عراقین یزید بن عمیرہ بن ھبیرۃالفزاری نے آنہیں کوفے کا عہدۂ قضا (یا افسر خزانہ) دینا چاھا آپ نے انکار کیا ۔ یزید سخت برھم ھوا ۔ آنہیں قید خانے میں محبوس کر دیا اور دس درے روز کی سزا کا حکم دیا ۔ کہا جاتا ھے کہ اسی حال میں وفات پا گئے*** لیکن نظامی بدایونی (صاحب قاموس المشاھیر)**** کی تحقیق یہ ھے کہ یزید نے کچھ دنوں بعد انہیں چھوڑ دیا تھا اور خلیفہ منصور نے آنہیں بغداد بلا کر عہدۂ قضا پر مامور کیا ، جو بادل ناخواستہ آپ نے قبول کر لیا ، لیکن دوسرے روز ھی اس خدمت سے معذوری کا اظہار

* معجم (سرکیس) ص ۳۰۲
** دیباچہ ''فقہ اکبر،، مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۳۴۲ھ
*** معجم ص ۳۰۳ و دیباچہ فقہ اکبر مطبوعہ حیدرآباد دکن ص ۳
**** ج ۱ ص ۲۱۴

کیا - خلیفہ نے نظر بند کر دیا -

حضرت امام یوسف و امام محمد رحمہما اللہ علیہ ان کے تلامذۂ راشدہ میں سے تھے - مؤخر الذکر نے امام اعظم سے قید خانہ ہی میں تعلیم حاصل کی - ان ہر دو اصحاب کے سوا کوفے اور بغداد کے بکثرت علما آپ کے شاگرد تھے - ریشم یا ریشمین کپڑوں کی تجارت کیا کرتے تھے اور ذی حیثیت اصحاب میں ان کا شمار تھا - ملت اسلامیہ کے سب سے زیادہ نفوس ان کے متبع اور مقلد ہیں - بیشتر اسلامی ممالک کے لوگ فقۂ حنفی کے پیرو ہیں - امام ممدوح سب سے پہلے امام ہیں، جنہوں نے فقہ کو مرتب کیا اور اسے اسلامی ضابطہ و قانون کی حیثیت دی -

۱۵۰ھ، م ۷۶۷ء تک (تقریباً ۴ سال) قید خانے میں رہے - اور بالآخر خلیفہ منصور نے بغاوت کے اندیشہ سے انہیں زہر دے کر ہلاک کرا دیا - اور خیزران میں دفن ہوئے - آن کا مقبرہ اب بھی زیارت گاہ عام و خاص ہے -

کہا جاتا ہے کہ آن کی نماز جنازہ میں پچاس ہزار آدمیوں کا مجمع تھا - دفن کے بعد بھی ۲۰ روز تک نماز جنازہ ہوتی رہی -

اس کتاب کے علاوہ مسند امام اعظم - العالم والمتعلم - القصیدۃ النعمانیہ اور المقصود (علم صرف میں) آنکی تالیفات میں سے ہیں - کبھی کبھی شعر بھی کہتے تھے -

یہ کتاب اسلامی عقاید اور علم کلام کا ایک مختصر لیکن محتوی مجموعہ ہے - مختلف مطابع میں چھپ چکی ہے - اور متعدد زبانوں میں لا تعداد شروح* و تراجم لکھے گئے ہیں - صاحب کشف الظنون نے لکھا ہے کہ اس کتاب کو امام اعظم کی تالیف قرار دینا امر مشکوک ہے - آن کا گمان غالب یہ ہے کہ کسی اور جید عالم کی تالیف ہے -

آغاز :

''اصل التوحید وما یصح الاعتقاد علیہ - یجب ان یقول امنت باللہ،،

یہ مخطوطہ فقہ اکبر کا معمولی نسخہ ہے -

---

* تفصیل ملاحظہ ہو معجم المطبوعات العربیہ ص ۳۰۳

(ہ) السراجیہ
یا
سراجی

۳۴، ۲۹۷ سجا

۳۲۱، ۲۹۷ کیدانی

حجم : ۱۴ اوراق

تقطیع : مطابق (ا)=۷ سطری

مکتوبہ احمد ولد میاں یاور عرف پہلروں ساکن پر سرور ۔ ۲ ذی الحجہ ۱۲۴۴ھ

تالیف امام سراج الدین ابو طاہر محمد بن محمد بن عبدالرشید السجاوندی الحنفی (یکے از علمائے صدی ہفتم ہجری)

علم فرائض (اسلامی ضابطۂ تقسیم وراثت) پر ایک مبسوط کتاب ہے ۔ (تفصیل ملاحظہ ہو فہرست مخطوطات عربیہ نمرہ ۱۰۶)

---

(۲۶)
شرح خلاصۃ الکیدانی (ناقص الاخر)

ش ۳۲۱، ۲۹۷ کیدانی ۔ لا

۳۲۱، ۲۹۷ کیدانی

(ملاحظہ ہو نمرہ ۲۵ (ب)

---

(۲۷)
نہج الحق و کشف الصدق

۳۲۵، ۲۹۷ حلی

موضوع : فقہ و عقائد شیعہ

حجم : ۲۶۰ صفحات مجلد چرمی

تقطیع : ″۵×″۷=۲۱ سطری بخط نسخ

تالیف علامہ حلی (المتوفی ۷۲۵ یا ۷۲۶ھ)

پورا نام شیخ جمال الدین ابو منصور الحسن بن سدید الدین یوسف بن زین الدین علی بن محمد بن مطہر الحلی المعروف بہ علامہ حلی ھے۔ عام طور پر ''علامہ'' کے لقب سے مشہور ھیں علمائے امامیہ کا اتفاق ھے کہ 'علامہ' کا لفظ مطلقاً ان کے سوا کسی اور کے لئے نہ استعمال کیا گیا ھے اور نہ ان سے زیادہ کوئی اور شخص اس لقب کا مستحق ہوا ھے۔ ۲۷ رمضان ۶۴۸ھ کو جمعہ کی رات پچھلے پہر شہر حلہ میں پیدا ہوئے۔ ہنوز ۲۶ سال کی عمر کو نہ پہنچے تھے کہ انہوں نے علوم حکمت و کلام و فقہ میں متعدد تصانیف کر ڈالیں۔ مختلف علوم متداولہ و عقلیہ میں ان کی تصانیف کی تعداد سو سے متجاوز ھے* بعض اھل تحقیق کی رائے ھے کہ وہ شعر بھی کہتے تھے اور ایک مجموعہ اشعار بھی ھے، جو ان کی طرف منسوب کیا جاتا ھے۔ انہوں نے فیض علم اپنے والد سدید الدین یوسف بن المطہر الحلی۔ شیخ نجم الدین ابو القاسم جعفر بن سعید۔ خواجہ نصیر الدین محمد الطوسی۔ علی بن عمر کاتبی اور محمد بن محمد الکیشی وغیرہم سے حاصل کیا۔ کہا جاتا ھے وہ سب سے پہلے عالم ھیں، جنہیں آیت اللہ کا لقب دیا گیا۔ اپنے وقت کے تمام علمائے شیعہ کے سردار اور مرجع سلاطین وقت تھے** ۷۲۶ھ میں ۲۱ محرم الحرام کو ھفتہ کی رات میں بمقام حلہ وفات پائی اور نجف اشرف میں حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ کے مزار کے دائیں جانب شمال کی طرف مدفون ہوئے۔ آنکا مدفن آجتک زیارت گاہ عام ھے۔

یہ کتاب شروع سے آخر تک اھل سنت و الجماعت کے اصولی اور فقہی مسائل کے رد پر مشتمل ھے۔ جس میں ھر چہار فقہاء اھل سنت کے مذاھب کو قرآن و حدیث کی رو سے غلط ثابت کرنے کی کوشش کیگئی ھے۔ اور بتایا گیا ھے کہ اھل تقلید جب اپنے فقہا کی خطاؤں اور لغزشوں اور کتاب و سنت کی مخالفت سے آگاہ ھوں گے، تو اپنے آبا کی تقلید اور دنیا پرستوں کے اقوال پر بھروسہ چھوڑ کر نجات و خلاص کی راہ پر گامزن ھوں گے۔ بصورت دیگر نار جہنم کے مستحق ھوں گے۔ دیباچے سے ظاھر ھے کہ یہ کتاب مؤلف نے سلطان

---

* علامہ حلی کی تالیفات کی ایک فہرست کتاب اعیان الشیعہ تالیف سید محسن الامین الحسینی العاقلی مطبوعہ دمشق ۱۳۶۶ھ کی ج ۲۴ ص ۳۱۲ پر ملاحظہ ھو۔

** فہرست کتب خانہ آستانہ قدس مشہد ایران ج ۱ ص ۱۸

غیاث الدین الجائتو خدا بندہ محمد* (المتوفی ۷۱۶ھ) کے امتثال امر میں تالیف فرمائی ہے، کہا جاتا ہے کہ سلطان موصوف نے جو ابتدا سے حنفی المذہب تھے، شافعی مسلک اختیار کیا۔ بعد میں علامہ ممدوح کے مناظروں سے متاثر ہو کر اور چند دیگر اسباب کے باعث شیعہ مذہب اختیار کر لیا**۔

مرتب فہرست کتاب خانہ آستان قدس نے بتایا ہے، کہ یہ وہی کتاب ہے جس کے رد میں قاضی فضل روز بہان نے ایک کتاب بنام ''ابطال الباطل،، لکھی۔ اس کا جواب الجواب قاضی نور اللہ شوستری (المتوفی ۱۰۱۹ھ) نے بنام 'احقاق الحق' تالیف کیا، جسمیں اس کتاب کے مسائل کی تائید کی گئی ہے*** لیکن صاحب اعیان الشیعہ نے اس کتاب کا نام (جس کے رد میں قاضی فضل بن روز بہان نے ایک کتاب لکھی تھی) 'منہاج الکرامہ' بتایا ہے۔ساتھ ہی چند صفحات کے بعد، جہاں علامہ حلی کی تصنیفات کی فہرست درج فرمائی ہے۔ کتاب 'منہاج الکرامہ' علامہ ممدوح کی ایک اور تالیف بتائی گئی ہے اور لکھا ہے کہ صاحب 'کشف الظنون' نے اسی کتاب کا نام 'منہاج الاستقامہ' درج کیا ہے۔ جس کا رد شیخ ابو العباس بن تیمیہ نے لکھا۔ بظاہر مؤلف کتاب 'اعیان الشیعہ' السید محسن الامین الحسنی العاملی کی یہ تحقیق صحیح نہیں معلوم ہوتی۔ کیونکہ صاحب 'کشف الظنون' کی عبارت**** سے مترشح ہوتا ہے کہ علامہ حلی کی اس تالیف کا نام (جس کے رد میں ابن تیمیہ نے کتاب 'منہاج السنۃ' چند جلدوں میں تالیف کی ہے) حتمی طور پر 'منہاج الاستقامہ' ہی ہے۔ صاحب 'اعیان الشیعہ' کے اس اشتباہ کا غالباً سبب یہ ہے کہ کتاب 'منہج الصدق' اور 'منہاج الکرامہ' دونوں سلطان الجائتو کے نام پر معنون ہیں اور دونوں کے جواب اور جواب الجواب لکھے گئے۔

کتاب کی ترتیب چند مسائل دینیہ شیعیہ پر کی گئی ہے، ہر مسئلہ کے تحت متعدد مباحث و مطالب ہیں۔

---

* صاحب ''اعیان الشیعہ،، نے لفظ ''خدا بندہ،، کی بجائے ''خر بندا،، درج کیا ہے اور بتایا ہے کہ مغول کی زبان میں اس لفظ کے معنے ''سلطان کبیر مبارک،، کے ہیں۔ اور وضاحت کی ہے کہ اکثر کتابوں میں جو 'خدا بندہ' لکھا جاتا ہے وہ صحیح نہیں ہے (اعیان الشیعہ ج ۲۴ ص ۲۹۱ ذیلی حاشیہ)

** اعیان الشیعہ ج ۲۴ ص ۲۹۴ و ص ۳۱۸

*** ملاحظہ ہو فہرست کتاب خانہ آستانہ قدس (ج ۱ ص ۸۸ و ج ۴ ص ۲۶۷)

**** کشف الظنون ج ٦ ص ۱۹۹

آغاز:

''الحمد لله الذی غرقت فی بحار معرفتہ افکار العلماء و تحیرت فی ادراک کنہ ذاتہ انظار العقلاء ـ''

یہ مخطوطہ مجلد چرمی اور محفوظ ہے۔ بظاہر ورق اخیر سے پہلے کے کچھ اوراق مفقود ہیں۔ یہ کتاب بغداد میں چھپ چکی ہے اور کتاب 'احقاق الحق' (نور اللہ شوستری) کے ساتھ طبع ہوئی ہے۔ لیکن پاک و ہند میں نایاب ہے۔ ایران کے کتب خانہ آستانہ قدس میں متعدد قلمی نسخے موجود ہیں۔ تاہم یہ مخطوطہ قابل قدر نسخہ ہے۔

تاریخ تحریر درج نہیں ہے۔ سر ورق اور صفحہ اخیر پر تین مختلف مہریں ثبت ہیں۔

۱ - خاک راہ علیست عبدالرزاق ۱۰۴۷

۲ - عبدہ الراجی علی ۱۰۲۵

دوسری مہر اس چیپی پر بھی مرتسم ہے جو ورق اول پر چسپاں کی گئی ہے۔ چیپی کا کاغذ سو سال سے زیادہ پرانا نہیں ہے اس لئے مہر کی تاریخ سے قدامت کتاب کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔

تیسری مہر اہم ہے جو اس عبارت کے تحت مرتسم ہے:

''قد صار من عوار الزمان لدی''

یہ مہر واضح طور پر نہیں پڑھی جاتی۔ قیاساً یہ الفاظ ہیں

کتب عبدہ محمد سعید

سنہ واضح نہیں ہے بظاہر ۸۲۴ پڑھا جاتا ہے۔ لیکن اس مخطوطہ کا کاغذ ساڑھے پانچ سو سال پرانا نہیں معلوم ہوتا۔ قیاس یہ ہے کہ یہ مخطوطہ تقریباً ۴ سو سال کا مکتوبہ نسخہ ہے واللہ اعلم بالصواب

———

(۲۸)

السراجیه

یا

سراجی

۳۳' ۲۹۷ سجا (۳)

۳۲۱' ۲۹۷ کیدانی

ملاحظه هو نمره ۲۵ (۵)

----

(۲۹)

الیواقیت والجواهر
فی بیان عقائد الاکابر

۳۲' ۲۹۷ وها

موضوع : کلام و عقائد

حجم : ۶۹۴ صفحات

تقطیع : ″۳/۴ ۵ × ″۳/۴ ۹=۲۳ سطری بخط نستعلیق پخته و روشن مکتوبه سید حسن رضوی ۱۵ ربیع الثانی ۱۲۰۰ھ (غیر واضح)

تالیف ابو المواهب عبدالوهاب بن احمد بن علی الانصاری الشافعی المصری المعروف بالشعرانی (یا الشعراوی)* المتوفی ۹۷۳ھ

شهر ساقیه ابی شعره میں پیدا هوئے - ۹۱۱ھ میں جب آن کی عمر ۱۲ سال تهی، قاهره آ گئے - شیخ جلال الدین السیوطی** اور شیخ الاسلام زکریا

---

* معجم ص ۱۱۲۹ (بحواله شذرات الذهب - طبقات الشافعیه للشرفادی - الخطط الجدیده - و معلمة الاسلام)

** صاحب معجم نے شیخ جلال الدین السیوطی کی تاریخ وفات ۹۱۱ھ بتائی هے اور یه بهی آنهیں تسلیم هے، که عبدالوهاب شعرانی ۹۱۱ھ هی میں، جبکه آن کی عمر صرف ۱۲ سال کی تهی مصر میں آئے - ایسی صورت میں شیخ جلال الدین السیوطی سے امام شعرانی کے تلمذ کی نسبت یا تو صحیح نهیں هے یا اتنے مختصر عرصے کے لئے هے، جس کا ذکر نهیں کیا جا سکتا - والله اعلم بالصواب -

الانصاری (المتوفی ۹۲۵ھ) کے تلامذہ میں سے تھے - علم باطن شیخ محمد شناری اور شیخ علی الخواص سے حاصل کیا - علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد طریق تصوف اختیار کیا - تارک الدنیا ہو کر زہد و ریاضت میں مصروف رہے - اکثر روزہ رکھتے اور معمولی حیثیت کا لباس پہنتے تھے - مصر میں ۹۷۳ھ میں وفات پائی اور وہیں اپنے خلوت کدہ میں دفن ہوئے - علوم تصوف کے ایک نہایت عظیم المرتبت عالم تھے - انوارالقدسید ، تنبیہ المفتریین ، 'دررالغواص' 'الکبریت الاحمر' 'لطائف المنن والاخلاق' 'لواقح الانوار فی طبقات السادۃ الاخیار' ، 'لواقح الانوار القدسیہ فی العہود المحمدیہ' 'مدارج السالکین' - 'المنح السنیہ' - تصوف میں آن کی بے نظیر تالیفات ہیں - ان کے علاوہ 'البدرالمنیر' اور 'کشف الغمہ عن جمیع الامۃ' (حدیث میں) 'المیزان الکبرے' (فقہ شافعی میں) 'البحرالمورود فی المواثیق والعہود' (وعظ میں) اور متعدد رسالے ملفوظات و مناقب مشائخ اور اصلاح خیالات میں ان کی تالیفات میں سے ہیں -

زیر نظر کتاب علم کلام پر ان کی معرکۃ الارا تصنیف ہے - جسمیں عقاید اہل کشف و عقاید اہل فکر کی تطبیق کی گئی ہے - اس موضوع پر اس سے پہلے کوئی کتاب نہیں لکھی گئی - اس کتاب کی اساس بیشتر شیخ محی الدین ابن العربی (المتوفی ۶۳۸ھ) کی تالیف 'فتوحات مکیہ' ہے - ہر چند کہ مؤلف نے مسائل کلامیہ میں ابن العربی کا تتبع فرمایا ہے ، لیکن اس پر اصرار نہیں کیا - ''فتوحات'' میں مسئلہ وحدۃ الوجود کا ذکر ہے - جو ہر دور میں علمائے اسلام کے غور و فکر کا ایک مرکز بنا رہا ہے - اس کتاب 'الیواقیت والجواہر' کی تکمیل تالیف ۹۵۵ھ میں ہوئی - مصر اور دوسرے ممالک غرب و شرق میں متعدد بار طبع ہو چکی ہے -

آغاز :

''احمد اللہ رب العلمین و اصلی و اسلم علی سیدنا محمد
و علی سائر الانبیاء و المرسلین''

یہ مخطوطہ نستعلیق کا نہایت اچھا روشن اور دیدہ زیب نمونہ ہے - مصر کے مطبوعہ نسخے کے مطابق ہے ، لیکن کہیں کہیں لفظی اختلاف مشاہدہ میں آیا ہے اور راقم الحروف کے نزدیک صحت کے اعتبار سے زیر نظر مخطوطہ مطبوعہ نسخہ پر فائق ہے -

تاریخ تحریر آخر کتاب میں درج ہے، لیکن اسے محو کرنیکی کوشش کی گئی ہے، ۱۲۰۰ ہجری پڑھا جاتا ہے۔ کاتب کا نام بھی مٹا دیا گیا ہے جو بظاہر 'سید حسن رضوی' ہے۔

کتاب پر وزیر اعظم پٹیالہ کے کتب خانے کی مہر بدیں نقش مرتسم ہے۔

مہر کتب خانہ

"سید محمد حسن خان بہادر

وزیر اعظم ریاست پٹیالہ

۱۲۵۶"

خطاطی اور صحت تحریر کے اعتبار سے قابل قدر نسخہ ہے۔

---

(۳۰)

حقیقۃ المحمدیہ

۴۳، ۲۹۷ حقی

پانچ صفحے کا ایک نا تمام رسالہ ہے جسمیں مباحث توحید کو تین مطالب میں بیان کیا گیا ہے۔ لیکن غالباً کاتب نے پایۂ تکمیل تک لیجانے سے پہلے ہی نا تمام چھوڑ دیا ہے۔ ایک قابل قدر مضمون ہے۔ یہ رسالہ کتاب 'مرآۃ المحققین' (فارسی) متذکرہ ش ۱۷ مفصل فہرست مخطوطات فارسیہ کے اخیر میں ہے۔ وہاں ملاحظہ کیا جائے۔

---

(۳۱)

دلائل الخیرات

وشوارق الانوار

۵۳۱، ۲۹۷ جزو

موضوع: اوراد و وظائف

حجم: ۱۰+۱۱۶=۱۲۶ اوراق

تقطیع: $\frac{1}{2}$۴ × $\frac{1}{2}$۷ = ۱۱ سطری بخط نسخ مجدول چار خطی سیاہ و سرخ۔

مکتوبہ زین العابدین مفتی ولد میاں غلام نبی مفتی ۱۲۵۱ھ

تالیف ابو عبداللہ محمد بن عبدالرحمن بن ابی بکر سلیمان الجزولی السملالی الشریف الحسینی المتوفی ۸۷۰ھ (المذکور نمرہ ۱۲۶ - فہرست مخطوطات فارسیہ) ۔

'دلائل الخیرات' کا مکمل نسخہ ہے ۔

شروع میں دس اوراق خارج از کتاب ایک طویل درود پر مشتمل ہیں۔ جس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے :-

''اللھم اجعل افضل صلواتک عدداً ...''

اصل کتاب 'دلائل الخیرات' صفحہ ۱۱ (ب) پر شروع ہوتی ہے

''قال الشیخ التقی ابو عبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی عفی اللہ عنہ و نفعنا بہ الحمد للہ الذی ھدینا للایمان و الاسلام ...''

مطبوعہ نسخوں سے جا بجا کسی قدر اختلاف ہے ، لیکن نمایاں تفاوت مشاہدہ میں نہیں آیا ۔

اخیر کے ۴ اوراق پر ایک دعا ہے ۔

---

(۳۲)

الحرز الثمین للحصن الحصین

ش ۵۳۱، ۲۹۷ جزر - ملا

موضوع : اورادو وظائف

حجم : ۹۹۲ صفحات

تقطیع : ''۱/۴ ۱۰ × ''۱/۲ ۶ = ۱۹ سطری بخط نسخ پختہ و روشن ۔

مکتوبہ عبدالبہاء بن مرحومی ملا آچر عرف بہر ساکن پرگنہ کنجانہ ۔ وقت چاشت روز چارشنبہ ماہ ربیع الثانی ۱۱۶۵ھ

تالیف (شرح) نور الدین علی بن سلطان محمد الهروی المعروف ملا علی قاری المکی الحنفی المتوفی ۱۰۱۴ھ*

---

* معجم ص ۱۷۹۱ (بحوالہ الفوائد البھیہ و خلاصۃ الاثر) صاحب کشف الظنون نے تاریخ وفات ۱۰۱۷ھ درج کی ہے (ج ۳ ص ۷۳) ۔

شہر ہرات میں پیدا ہوئے اور یہیں تعلیم پائی، پھر مکہ مکرمہ چلے گئے اور وہیں اقامت اختیار کر لی ۔ علامہ ابو الحسن البکری (المتوفی ؟) اور شہاب الدین الحجر المکی الہیثمی المتوفی ۹۷۴ھ اور دوسرے علماء کے پاس تکمیل علم کی اور مکۂ معظمہ میں وفات پائی ۔ جامعۂ ازہر مصر کے علماء اور چار ہزار سے زائد اشخاص نے مصر میں ان کی نماز جنازہ ادا کی متعدد کتابوں کے مصنف ہیں ۔ 'احادیث القدسیہ والکلمات الانسیہ' ۔ 'جمع الوسائل فی شرح الشمائل' ۔ 'الحزب الاعظم' ۔ 'شرح شفا' ۔ 'شرح جزریہ' شرح بدء الامالی' (ضوء المعالی) شرح 'نبذة فی زیارة المصطفے' ۔ 'شرح عین العلم و زین الحلم' ۔ شرح 'فقه الاکبر' (منح الروض الازہر) ۔ 'فتح الرحمن بفضائل شعبان' ۔ 'المبین المعین لفہم الاربعین' ۔ 'مرقاة المفاتیح لمشکاة المصابیح'، 'المسلک المتقسط فی لمسلک المتوسط' ۔ 'المشرب الوردی فی حقیقة المہدی' ۔ 'المنح الفکریہ' (شرح مقدمہ جزریہ) ۔ 'الموضوعات' ۔ 'نزهة الخاطر الغائر فی ترجمة الشریف عبدالقادر' ان کی تصانیف میں ہیں ۔

یہ کتاب علامہ ابن الجزری (المتوفی ۸۳۳ھ) کی تالیف 'الحصن الحصین من کلام سید المرسلین' (المذکور ش ۱۲۵ فہرست) کی نہایت مبسوط اور نہایت قابل قدر شرح ہے ۔ اور آخر جمادی الاخریٰ ۱۰۰۸ھ میں مکہ مکرمہ میں تکمیل کو پہنچی ۔ عثمان قونوی نے ۱۳۰۴ھ میں اس کی شرح لکھی ہے جو چھپ چکی ہے ۔

آغاز:

''الحمد لله الذی جعل ذکره حصناً حصیناً من کل باب''

یہ مخطوطہ ایک مکمل اور واضح الخط نسخہ ہے ۔ ورق اول الحاقی ہے، جو کتاب کی تکمیل کی غرض سے لگایا گیا ہے ۔ کتاب سے پہلے دو اوراق پر مطالب کتاب کی فہرست بقید صفحات درج ہے ۔ صحت و قدامت تحریر کے اعتبار سے یہ نسخہ قابل قدر ہے ۔

---

(۳۳)

مفتاح الفلاح

۵۳۱، ۲۹۷ عام

موضوع : اوراد و وظائف

حجم : ۱۷۳ اوراق

تقطیع : $\frac{1}{4}$۴ × $\frac{1}{4}$۷ = ۱۵ سطری بخط نسخ پخته و دیده زیب حواشی بخط نستعلیق مجدول هفت خطی ۔ مطلا ۔

مکتوبه اواخر شہر رجب ۱۱۵۶ھ بمقام لاھور ۔

تالیف بہاء الدین العاملی الحارثی (المتوفی ۱۰۳۱ھ) المذکور نمره ۱۵۱ و ۲۰۳ (تشریح الافلاک) فہرست مخطوطات عربیه ۔

یه کتاب اوقات مختلفه کے مخصوص (مسلک اهل تشیع کے مطابق) اوراد و وظائف یومیه کی تفصیل اور ان کے فضائل پر مشتمل ھے ۔ کتاب کی ترتیب اوقات کے مطابق ایک مقدمه اور ۶ ابواب پر کی گئی ھے ۔ خاتمه کتاب پر مؤلف نے بتایا ھے ، که یه کتاب ماہ صفر کے تیسرے دھے کے آغاز ۱۰۱۵ھ میں تالیف ھوئی ۔

آغاز:

''الحمد لله الذی دلناعلی جادة النجاة وھدانا الی مایوجب علی الدرجات،،

مطبوعه نسخه معلوم یا موجود نہیں ھے ۔

یه مخطوطه خطاطی کا قابل قدر نمونه ھے ، نہایت خوشنما اور معتنابه نسخہ ھے کاتب نے اخیر کتاب میں بتایا ھے که اس نسخے کا مقابله ایک ایسے نسخے سے کیا گیا ھے ، جسے خود مؤلف رحمة الله علیه کو سنایا گیا ھے ۔

(۳۴)

الاذکار

یا

حلیۃ الابرار و شعار الاخیار فی تلخیص الدعوات والاذکار

۲۹۷، ۵۳۱ نو

موضوع : اورادو وظائف مسنونہ

حجم : ۵۳۶ صفحات

تقطیع : $\frac{1}{2}$''۴ × $\frac{1}{4}$''۷=۱۵ سطری بخط نسخ روشن

مکتوبہ یکشنبہ ۹ شعبان ۱۰۸۴ھ

تالیف محی الملۃ و الدین ابو زکریا یحیی بن شرف بن مری بن حسن بن حسین النووی* المتوفی ۶۷۷ھ

مقام 'نوی' مضافات دمشق میں ۶۳۱ھ میں پیدا ہوئے - ۶۴۹ھ میں اپنے والد کے ساتھ دمشق آئے مدرسہ میں سکونت اختیار کی اور کمال الدین مغربی کی صحبت پائی - ۶۵۱ھ میں اپنے والد کے ساتھ حج کیا - علوم متداولہ کی تکمیل کی - حافظ احادیث تھے - تحصیل علم کا اس درجہ شوق تھا کہ ایک لمحہ بھی ضائع نہ کرتے تھے رات کو صرف ایک بار کھانا کھاتے - اور صبح کو صرف ایک بار پانی پیتے - سوتی لباس پہنتے اور اونی عمامہ باندھتے تھے - دینی اور علمی مباحث میں سکون و وقار کو ھاتھ سے نہ دیتے تھے - ۶۷۷ھ میں اپنے والدین کے حین حیات اور اپنے وطن 'نوی' میں وفات پائی - اس کتاب کے علاوہ 'الاربعون' اور 'ریاض الصالحین من کلام سیدالمرسلین' (حدیث میں) 'الایضاح' (مناسک میں) 'التبیان فی آداب حملۃ القران'- 'الترخیص والقیام لذوی الفضل و المزیۃ من اھل اسلام' - تصحیح التنبیہ روضۃ الطالبین وعمدۃ المفتیین اور منہاج الطالبین (فقہ شافعی میں) التقریب والتیسیر لمعرفۃ سنن البشیر والنذیر (اصول حدیث میں) تہذیب الاسما (لغت میں) مقاصد النووی (کلام میں) اور المنہاج (شرح صحیح مسلم) ان کی معتبر تصانیف ھیں -

---

* صاحب معجم نے ان کا پورا نام اس طرح درج کیا ھے :
''ابو زکریا یحیی بن شرف بن بری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام الحزاتی الحورانی محی الدین النووی الشافعی'' ص ۱۸۷۱

یہ کتاب ادعیہ و اذکار مسنونہ کا ایک قابل قدر مجموعہ ہے جس میں ہر وقت اور حال کے مطابق دعائیں احادیث صحیحہ سے اخذ فرما کر جمع کردی گئی ہیں۔ دعاؤں کی نوعیت کی یکسانیت کے لحاظ سے اُن کو مختلف ابواب و فصول میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ضروری الفاظ و معانی کی وضاحت کی گئی ہے اور بعض فقہی مسائل کی نشاندھی بھی فرمائی ہے۔ کتاب کا خاتمہ ۳۰ احادیث پر ہے جن میں شرع کے اہم اور بنیادی اصول بتائے گئے ہیں۔ نواب سید محمد صدیق حسن خانصاحب کی رائے* یہ ہے کہ اس موضوع پر اس سے بہتر اور کوئی کتاب نہیں ہے۔

آغاز:

''الحمد لله الواحد القهار العزیز الغفار۔''

اس مخطوطہ کے ابتدائی چند اوراق دریدہ ہیں۔ جن کی مرمت کر دی گئی ہے۔ ہر چند کہ ایک سے زیادہ بار چھپ چکی ہے تاہم قدامت تحریر کے اعتبار سے یہ نسخہ قابل قدر ہے۔

---

(۳۵)

عین العلم و زین الحلم

۲۹۷، ۶ عین
(۲)

موضوع : تصوف و اخلاق

حجم : ۱۵۶ اوراق

تقطیع : ″½۴ × ″۷ = ۱۱ سطری بخط نسخ

مکتوبہ ۱۲۶۷ھ برائے قطب الدین

مؤلف کا نام خاتمۂ کتاب پر اس طرح درج ہے۔

شمس العارفین و بدر المتقیین محمد بن عثمان ابن عمرو البلخی،

صاحب کشف الظنون نے بتایا ہے کہ ملا علی قاری رح المتوفی ۱۰۱۴ھ نے اس کی ایک شرح لکھی ہے** اور اس میں بتایا گیا ہے کہ

---

* اتحاف النبلاء

** کشف الظنون ج ۴ ص ۲۸۲ و معجم ص ۵۸۶۔

عین العلم کے مؤلف افاضل وصلحائے ہند میں سے تھے ۔ لیکن تعجب ہے کہ ملائے ممدوح نے نام کی تصریح نہیں فرمائی ۔ البتہ علامہ ابن حجر رح نے اس نام کی تصریح فرما دی ہے صاحب معجم نے لکھا ہے کہ بعض لوگوں نے مؤلف کے اس نام کو صحیح قرار دیا ہے ۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ کتاب مشائخ بلخ میں سے کسی کی تالیف ہے ۔

(مزید تفصیل : ملاحظہ ہو تفصیلی فہرست مخطوطات عربیہ نمرہ ۱۳۳ ص ۲۵۱)

ہر چند کہ یہ کتاب مع شرح ملا علی قاری مصر میں چھپ چکی ہے لیکن پاک و ہند میں نایاب ہے ۔ بدیں جہت قابل قدر مخطوطہ ہے ۔

---

(۳۶)

رسالہ اعمال خمسہ

۶۲، ۲۹۷ قا

موضوع : تصوف

حجم : ۲۷ اوراق

تقطیع : $\frac{۳}{۴}$″ ۴ × $\frac{۱}{۴}$″ ۷ = ۱۱ سطری بخط نسخ

مکتوبہ غلام محی الدین ۱۷ ماہ ربیع الاول

دیباچہ کتاب میں بتایا گیا ہے کہ یہ رسالہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۵۶۱ھ* کے ملفوظات متعلقہ اعمال خمسہ سے ماخوذ ہے ۔ مرتب کا نام معلوم نہیں ۔ انہوں نے دیباچہ میں بتایا ہے کہ شیخ ممدوح نے اپنے قصیدہ میں اعمال خمسہ کے باب میں جو کچھ بیان فرمایا ہے اس کو بغیر زیادتی یا کمی کے حسب ذیل ۵ ابواب میں مرتب کر دیا گیا ہے ۔ البتہ لفظی اعتبار سے تقدیم و تاخیر ہوئی ہے ۔

الباب الاول فی بیان اسرار الصلواۃ

الباب الثانی فی بیان الذکر من ذلک

الباب الثالث فی بیان المراقبۃ

---

* حالات ملاحظہ ہو شمارہ ۱۳۱ (استدراک) فہرست مخطوطات عربیہ تحت جلاء الخاطر ۔

الباب الرابع فی توجه الشیخ وغیرها

الباب الخامس فی ترکت النفس

مطبوعہ نسخہ موجود یا معلوم نہیں ھے۔ بظاھر اواخر صدی سیز دھم ھجری کا مخطوطہ معلوم ھوتا ھے واللہ اعلم بالصواب

---

(۳۷)

تذکرۃ المذاھب

۸، ۲۹۷ بکر

۳۲۱، ۲۹۷ کیدانی

ملاحظہ ھو نمرہ ۲۵ (ج)

---

(۳۸)

رضی شرح شافیہ

ش ۳۶۲ ابن - رضی

موضوع : علم صرف

حجم : ۶۷ صفحات

تقطیع : ″۶ × ″$\frac{۱}{۴}$۹ = ۱۷ سطری بخط نسخ روشن

تالیف (شرح) محمد بن الحسن الاستر آبادی (یکے از علمائے اواخر صدی ھفتم ھجری)

صاحب معجم نے اُن کا پورا نام (امام) رضی الدین محمد بن الحسن الاستر آبادی درج کیا ھے۔ اور تاریخ وفات سے لا علمی کا اظہار فرمایا ھے۔

شہر استر آباد علاقہ طبرستان میں 'رے' اور 'خراسان' کے درمیان واقع ھے۔ مؤلف اسی شہر کے رھنے والے تھے۔ کہا جاتا ھے کہ بہت سے شیعہ علماء اس شہر سے ترک وطن کر گئے تھے۔ منجملہ اُن کے مؤلف بھی تھے جنھوں

نے 'نجف' میں اقامت اختیار فرمائی - چنانچہ آنہوں نے اپنی تالیف شرح کافیہ میں لکھا ہے کہ اگر اس کتاب میں کوئی لطیف بات معلوم ہو تو اس کو اس مقام مقدس کی برکت تصور کرنا چاہئے* - زیر نظر مخطوطہ کے خاتمہ پر بھی آنہوں نے اس خیال کا اظہار فرمایا ہے جس سے عیاں ہے کہ یہ شرح بھی شہر نجف اشرف میں لکھی گئی -

علامہ سرکیس (صاحب معجم) نے بتایا ہے کہ آنہوں نے شرح کافیہ کی تاریخ اتمام ایک نسخہ میں شوال ۶۸۴ھ دیکھی ہے** لیکن صاحب روضات الجنات کا کہنا ہے کہ شرح کافیہ کی تکمیل ۶۸۳ھ میں ہوئی - اور بتایا ہے کہ مورخ شمس الدین ابن حزم نے تاریخ وفات جو ۶۸۴ھ یا ۶۸۶ھ درج کی ہے وہ مشکوک ہے - مرتب فہرست کتاب خانہ آستانۂ قدس مشہد (ایران) نے بھی مؤلف کی تاریخ وفات ۶۸۶ درج فرمائی ہے - لیکن یہ خیال صحیح نہیں معلوم ہوتا کیونکہ زیر نظر مخطوطہ کے خاتمہ پر تاریخ اتمام شرح شافیہ غرۂ ربیع الاول ۶۸۸ھ درج ہے - جس سے یقین کیا جاتا ہے کہ آن کی وفات ۶۸۸ھ کے بعد واقع ہوئی -

علامہ محمد باقر موسوی (صاحب روضات الجنات) نے علامہ سیوطی کے اس طرز عمل پر تعجب کا اظہار فرمایا ہے کہ آنہوں نے کمال تتبع و مہارت کے باوجود علامہ رضی جیسے شیر بیشۂ علم و فضل کا خاطر خواہ ذکر نہیں فرمایا - عجب تریہ کہ خود علامہ محمد باقر کا فرمانا یہ ہے کہ

''لم اقف علے اسمه ولا علی شئی من ترجمته،،

یعنی مجھے آن کے نام اور حالات کے متعلق کچھ معلوم نہیں لیکن مؤلف موصوف کے علم و فضل کے کمال پر خود آن کی تصانیف شرح کافیہ و شافیہ کافی شہادتیں ہیں -

زیر تبصرہ کتاب علامہ ابن الحاجب (المتوفی ۶۴۶ھ) کی کتاب 'شافیہ' (متذکرہ نمرہ ۱۳۹ فہرست مخطوطات) کی نہایت فاضلانہ مستند اور حامل متن شرح ہے - کافیہ ابن حاجب کی طرح شافیہ کی بھی لا تعداد شرحیں لکھی جا چکی ہیں - لیکن شرح رضی کو آن پر فوقیت حاصل ہے -

---

* روضات الجنات طبع ثالی ص ۲۸۶ -

** معجم ص ۹۴۰ -

آغاز:—

''رب وفق لا کماله بحمد و اله اما بعد حمد الله
تعالے والصلواۃ علے محمد و عترته المعصومین''

یہ مخطوطہ رضی شرح شافیہ کا ایک مکمل اور محفوظ نسخہ ہے۔ ایک سے زائد بار طبع ہو چکا ہے۔ لیکن اب کمیاب ہے۔ قلمی نسخے بھی بہت کم ہیں۔

تاریخ تحریر درج نہیں ہے سر ورق پر مالک کتاب (سابقاً) ملا امان اللہ ابن ملا عبدالحلیم السنی کی ایک تحریر کے تحت تاریخ ۱۲۳۰ھ درج ہے۔ قیاس ہے کہ یہ مخطوطہ اواخر صدی دواز دھم ھجری کا مکتوبہ نسخہ ہے واللہ اعلم بالصواب۔

---

(۳۹)

شرح شافیہ

ش ۳۶۲ ابن ۔ ظہو

موضوع : صرف عربی

حجم : ۱۵۶ اوراق

تقطیع : ''۱۰ × ''۶ $\frac{۱}{۲}$ =۱۹ سطری نستعلیق معمولی

تالیف (شرح) محمد ظہور اللہ بن محمد نور اللہ بن محمد صالح (یکے از علمائے اوائل صدی دواز دھم ھجری)

شارح کے حالات اس سے زیادہ معلوم نہیں۔ دیباچہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کتاب اُنہوں نے اپنے ریعان شباب میں لکھی ہے سال تالیف کا مادہ مؤلف نے خود اس طرح نکالا ہے ''مے کند ایں شرح حل شافیہ'' جس سے ۱۱۲۷ھ برآمد ہوتے ہیں۔

یہ کتاب ابو عمر عثمان بن عمر المعروف بہ ابن الحاجب (المتوفی ۶۴۶ھ) کی تصنیف ''شافیہ فی التصریف''* کی حامل متن آسان مفید اور مبسوط شرح ہے۔ عبارت متن پر امتیاز کے لئے سرخ خط کھینچدیا گیا ہے

---

* متذکرہ فہرست مخطوطات عربیہ ش ۱۳۹۔

مرتبان فہرست اس شرح سے نا واقف ہیں ۔

اس مخطوطہ کا پہلا ورق مفقود ہے ۔ اس کا پہلا صفحہ اس طرح شروع ہوتا ہے ۔

''ـــہ کہ مرکوز ضمیر بیروں اندازد و موجب استعداد ظاہر سازد و ریعان شباب کہ بہار زندگانی است بنحوے صرف تماشائے ابکار افکار نمایدـــہ''

کتاب شافیہ کی فارسی زبان میں صرف ایک شرح معلوم ہے جو محمد ہادی بن محمد بن صالح مازندرانی نے ۱۰۸۸ھ میں کی ۔

یہ شرح مطبوعہ معلوم یا موجود نہیں ہے بدیں جہت یہ مخطوطہ قابل قدر نسخہ ہے ۔

تاریخ تحریر درج نہیں ہے قیاس ہے کہ اواسط صدی سیز دھم ھجری کا مکتوبہ نسخہ ہے واللہ اعلم بالصواب ۔

---

(۴۰)

میزان الصرف

۳۶۲ سرا

موضوع : صرف عربی

حجم : ۲۱ اوراق ($\frac{۱}{الف}$ و $\frac{۲۱}{ب}$ خالی)

تقطیع : $۶'' \times ۹\frac{۳}{۴}''$ = ۶ تا ۱۰ سطری بخط نستعلیق رسمی ۔ مجدول سہ خطی کبود و سرخ ۔

مکتوبہ سنمکھ رام ۔ در لاھور بوقت یکپاس روز باقیماندہ روز دو شنبہ بتاریخ سوم ماہ ماگھ تتھ چتورتھی پوس سدی سمت ۱۸۹۰ ب برائے لالہ ھیمراج ۔

تالیف سراج الدین بن عثمان اودھی

مؤلف کا یہ نام مجموعہ میزان الصرف (وغیرھا) مطبوعہ کانپور ۱۲۹۶ھ کے دیباچہ میں بتایا گیا ہے* اور لکھا ہے کہ اس کتاب کی نسبت

---

* بحوالہ کتاب تعداد العلوم علی حسب المفہوم ۔

شیخ سعدی کی طرف صحیح نہیں ہے ۔ قواعد زبان عربی سے متعلق طریق ساخت افعال اور گردان صیغ پر مشتمل ایک مشہور درسی ابتدائی کتاب ہے ۔ متعدد مطابع میں چھپ چکی ہے ۔ اور مدراس عربیہ میں پڑھائی جاتی ہے ۔

آغاز بعد الحمد والصلواۃ :

''بدان اسعدک اللہ تعالے فی الدارین کہ جملہ افعال متصرفہ برسہ گونہ است''

یہ مخطوطہ فنی اور افادی حیثیت سے ایک معمولی نسخہ ہے الایہ کہ ایک ہندو کا لکھا ہوا ہے جنہوں نے اپنے فرزند کے لئے لکھا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سو سال پہلے ہنود کو بھی عربی صرف و نحو سے کس قدر شغف تھا ۔

---

(۴۱)

میزان الصرف (ناقص)

(ملاحظہ ہو نمرہ ۳۴ سابقہ)

۴۶۲ سرا (۲)

حجم : ۱۳ اوراق

تقطیع : ″۳/۴ ۵ × ″۱/۲ ۱۰ = ۹ سطری بخط نستعلیق ناقص و خام ۔

ایک معمولی مخطوطہ ہے ۔

---

(۴۲)

نیک نظم

۴۶۲ عص

موضوع : قواعد لسان عربی (در نظم)

حجم : ۴۶ اوراق (۱/۱ خالی)

تقطیع : ″۱/۴ ۵ × ″۳/۴ ۸ = ۱۳ سطری بخط نستعلیق

مکتوبہ کریم بخش ۔ جمعرات ۴ جمادی الاول ۱۳۰۹ھ

تالیف عصمت اللہ ابن اعظم (یکے از علماء عہد عالمگیری) اوائل عہد عالمگیر (۱۰۶۸ھ — ۱۱۱۸ھ) کے اشاہیر علماء اور علامہ عبدالحکیم السیالکوٹی (المتوفی ۱۰۶۸ھ) کے ارشد تلامذہ میں سے تھے تفصیلات مندرجہ دیباچہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے حصول علم کے شوق میں تقریباً تمام ملک ہند و پاکستان کا سفر کیا۔ پٹنہ۔ لاہور اور سندھ ہر جگہ پھرے بالاخر سیالکوٹ پہنچے اور علامہ عبدالحکیم السیالکوٹی سے تحصیل علم کیا۔ تحصیل سے فراغت پا کر سہارنپور میں قیام کیا اور شغل درس و تدریس میں مصروف رہے۔ اور اسی دوران میں انہوں نے یہ کتاب نظم کی۔ جو استاد کی وفات (۱۰۶۸ھ) کے بعد تالیف ہوئی۔ چنانچہ اس کا نام نظم نیک سے تاریخ تالیف ۱۰۷۰ھ برآمد ہوتی ہے۔

اس کتاب میں علم صرف (قواعد) لسان عربی کے مسائل کو آسان نظم میں بڑی خوبی سے بیان کیا گیا ہے۔ ساخت افعال سے لیکر قواعد تعلیل اور بالاخر بعض مسائل رسم التحریر تک کو بتا دیا گیا ہے۔

آغاز:

"کریما صرف کن دلہائے مارا بذکر اسم پاکت از ہواہا"

حفظ مسائل صرف کے لئے نہایت مفید ہے۔

مطبوعہ نسخہ معلوم یا موجود نہیں ہے۔ قابل قدر رسالہ ہے۔

(۴۳، ۴۴، ۴۵)

مجموعہ

(۱) نیک نظم

۲۶۲م عص (۲)

(ملاحظہ ہو ش ۳۵ سابقہ)

حجم: ۱۴۴ اوراق مجموعی

تقطیع: $6\frac{1}{2}'' \times 4\frac{3}{4}''$ = ۶ سطری نستعلیق رسمی ناقص مجدول چار خطی سرخ و کبود

یہ کتاب رسالۂ نیک نظم یا نظم نیک (تالیف ۱۰۷۰ھ) کا ایک دوسرا

مکمل نسخہ ہے ۔ اس کے اخیر میں دو اور منظومات ہیں۔

(ب) منظوم نیک

۶۲۴ مع
۶۲۴ عص

حجم : ۹ صفحات

ناظم کا نام مولوی سید معز الدین هرکامی، ہے اور تاریخ نظم ۲۷ ربیع الثانی ۱۱۳۶ھ ہے۔

اس نظم میں افعال کی اقسام اور ان کے اوزان کے اعراب اور بعض خصوصیات اور تعلیل کے بعض ضروری مسائل بتائے ہیں ۔ فی الجملہ طلبۂ صرف کے لئے ایک مفید رسالہ ہے ۔ مؤلف نے اخیر میں بتایا ہے کہ انہوں نے یہ نظم اپنے فرزند اکبر کے لئے لکھی ہے ۔

آغاز :

''حمد یزداں راست گفتن بہترین از ہر کلام
زاں سپس خواند بنعت هادی مہدی غلام ے''

(ج) منشعب بطریق نظم

۶۲۴ من
۶۲۴ عص

حجم : ۴ صفحات

مضمون کتاب نام سے ظاہر ہے ۔ مؤلف کا نام متعین نہیں کیا جا سکا ۔

آغاز :

''ما کہ میگوئیم توحید رحیم باد مقبول صمد واحد علیم ے''

کاتب کا نام محمد مستقیم خاں ولد عبدالحکیم خاں کمترین شاگردان خلیفہ محمد نقی خاں ۔ بپاس خاطر اخوانزادہ محمد علیخاں'' ۔ اخیر میں درج ہے ۔ تاریخ تحریر درج نہیں ہے قیاس ہے کہ یہ اواخر صدی سیز دھم ھجری کا مکتوبہ نسخہ ہے واللہ اعلم بالصواب

اخیر میں ایک مہر ہے

''عزیز خدا شد محمد علی''

۱۲۴۴

(۴۶)

تصریف الافعال من المجرد والمزیدفیه*

۳۶۲ لا

موضوع : صرف

حجم : ۱۳۶ اوراق

تقطیع : $\frac{۱''}{۲}$۶ × $\frac{۳''}{۴}$۱۰=۹ سطری نستعلیق روشن حواشی و بین السطور بخط نستعلیق شنگرفی۔

تالیف نا معلوم

یہ کتاب افعال ثلاثی مجرد و مزیدفیہ کا ایک مجموعہ ہے جن کو مختلف عنوانات ابواب کے تحت ایک خاص ترتیب سے درج کیا گیا ہے اور ان کی مختصر گردان لکھدی گئی ہے۔ بظاہر یہ سمجھنا مشکل ہے کہ مؤلف نے کون سی خاص ترتیب ملحوظ رکھی ہے کیونکہ کہیں حروف اواخر کلمات کا لحاظ کیا گیا ہے اور کہیں اواسط و اوائل کلمات کا۔ کسی عنوان کے تحت افعال معتل الفاء بالواو اور کسی کے تحت افعال مہموز الاول۔ کہیں افعال مضاعف وغیرہ، یکجا درج ہیں۔ لیکن ان کی ترتیب میں بھی حروف اواخر و اواسط وغیرھا کا لحاظ رکھا گیا ہے یہ کتاب بظاہر کوئی خاص افادی حیثیت نہیں رکھتی۔

بین السطور میں افعال کے معنے بزبان فارسی بخط نستعلیق سرخ درج ہیں۔

آغاز:

''ھناہ الطعام یھنئہ و یھنؤ و یھناءہ،،

یہ مخطوطہ ناقص الاخر ہے۔

تاریخ تحریر درج نہیں ہے قیاس ہے کہ اواسط صدی سیز دھم ھجری کا مکتوبہ نسخہ ہے واللہ اعلم بالصواب۔

---

* یہ نام اس عنوان سے ماخوذ ہے جو کتاب کے صفحہ اول پر درج ہے بطن کتاب میں مذکور نہیں ہے۔

(۴۷)

الصراح من الصحاح

۴۶۳ جما

موضوع : لغت عربی

حجم : ۳۴۴ اوراق

تقطیع: ''۸ × ''۱۱ ۱/۲ = ۲۵ سطری بخط نستعلیق مجدول سه خطی کبود و سرخ ۔

تالیف ابوالفضل محمد بن عمر بن خالد المدعو بجمال القرشی (یکے از علمائے اواخر صدی هفتم هجری) ۔

مؤلف (مترجم) کے باب میں صرف اس قدر معلوم هے که ان کے والد شهر بلا ساغون کے حفاظ احادیث میں سے تھے* ۔

یه کتاب علامه امام ابو نصر اسمعیل بن حماد الفارابی الجوهری (المتوفی ۳۹۳ھ) کی مشهور لغات صحاح جوهری (جس کو تاج اللغة اور صحاح العربیه بھی کہتے هیں) کا تلخیص و ترجمه هے ۔ مترجم نے دیباچه میں بتایا هے که آن کو بعد تلاش بسیار صحاح جوهری کا ایک نسخه چار جلدوں پر مشتمل مدرسه حاجیه برهانیه مسعودیه (واقع کاشغر) کے کتب خانه سے دستیاب هوا چنانچه آنهوں نے اس کتاب کی تلخیص کرنے کے بعد فارسی زبان میں اس کا ترجمه کیا ۔ اس کتاب 'صراح' کی تکمیل یوم سه شنبه ۱۶ صفر ۶۸۱ھ (مطابق ۲۶ مئی ۱۲۸۲ء)** کو شهر کاشغر میں هوئی ۔

آغاز :

''قال الفقیر الی مولاه الغنی به عمن سواه الواثق بالمتعالی عن الولد والوالد،،

الفاظ کی ترتیب میں مؤلف نے الفاظ کے آخری اور پهلے حروف کو پیش نظر رکھکر حرف آخر کو باب اور حرف اول کو فصل سے تعبیر فرمایا هے ۔

یه مخطوطه ایک مکمل اور محفوظ نسخه هے ۔ اخیر کے تین اوراق

---

* ربو ص ۵۰۷/۱ (بحواله ملحقات صراح جس کا ذکر تاریخ رشیدی میں کیا گیا هے)

** ایضاً ش ۲۳۸۸ ۔

(مکتوبہ نصر احمد) الحاق ہیں جو بعد میں شامل کر دئے گئے ہیں۔
تاریخ تحریر درج نہیں ہے قیاس ہے کہ اوائل صدی سیز دھم ہجری کا مکتوبہ نسخہ ہے واللہ اعلم بالصواب۔

---

(۴۸)

منتخب اللغات شاھجہانی (ناقص الاخر)

یا

فرہنگ رشیدی (عربی)

۴۶۳ رشید

موضوع : لغات (عربی بفارسی)

حجم : ۱۲۹ اوراق

تقطیع : $\frac{1}{4}$″ ۵ × $\frac{1}{2}$″ ۸ = ۱۸ سطری شکستہ آمیز

تالیف میر عبدالرشید بن عبدالغفور الحسینی المدنی التتوی (المتوفی اواخر صدی یاز دھم ہجری)۔

ٹھٹھہ میں پیدا ہوئے ایک مدنی النسل خاندان سادات سے تھے۔ شہنشاہ شاھجہان کے مداحوں اور اس کے عہد کے شعراء میں شمار ہوتے تھے* ۔ رشیدی تخلص تھا اس کتاب کا نام اسی جہت سے ''فرہنگ رشیدی عربی'' مشہور ہے۔

فارسی زبان کی ایک اور لغت موسومہ فرہنگ رشیدی فارسی اور رسالہ معربات بھی آن کی تالیف ہے۔ ان کے علاوہ ایک رسالہ معربات بھی آن ھی کی تالیف مشہور ہے** ۔

یہ کتاب عربی زبان کی 'لغات' ہے۔ عربی الفاظ کے معانی فارسی میں بتائے گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ پہلی کتاب ہے جس میں عربی الفاظ کے معانی فارسی زبان میں مدلل طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ ۱۰۶۴ھ میں تالیف ہوئی اور شہنشاہ شاھجہان کو پیش کی گئی اور انہیں کے نام سے منسوب ہے۔ مادہ سال تکمیل منتخب بے بدیل بقاعدہ تخرجہ (۱۰۹۲ - ۲۸) ہے۔ ہندوستان اور پاکستان میں متداول اور مستند کتب لغات میں سے ہے۔

---

* ریو ص $\frac{۵۰۱}{۱}$ بحوالہ علی شیر۔

** قاموس المشاہیر ج ۲ ص ۶۲ -

الفاظ کی ترتیب میں حرف اول و آخر دونوں کی رعایت رکھی گئی ہے ہر حرف کے لئے علیحدہ باب ہے ۔ اور ہر باب میں حرف آخر الفاظ کے اعتبار سے الفاظ کو جدا جدا فصلوں میں درج کیا گیا ہے ۔ دیباچہ میں مؤلف نے بتایا ہے کہ انہوں نے اس کتاب میں قاموس اور صراح اور صحاح سے کثیر الاستعمال اور ضروری الفاظ کا انتخاب کر کے جمع کر دیا ہے ۔ اس بات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے کہ ان کتابوں کی موجودگی میں اس کتاب کی کیا ضرورت تھی ؟ کمال مقبولیت کے باعث یہ کتاب مختلف مطابع ہند میں متعدد بار چھپ چکی ہے ۔

آغاز:

''ستائش و سپاس مالک الملکے کہ تذکار آلائے بے احصائے و نعمائے بے منتہایش و تعداد سوابق فیض و لواحق عطائش در دائرۂ حصر نگنجدے''

افسوس ہے کہ یہ مخطوطہ ناقص الاخر ہے باب الدال مع النون بھی نا تمام رہ گیا ہے ۔ آگے کے تمام اوراق مفقود ہیں ۔

بصورت موجودہ کتاب لغات اپنی افادی حیثیت سے محروم ہے اور فنی اعتبار سے بھی چنداں وقیع مخطوطہ نہیں ہے ۔

تاریخ تحریر درج نہیں ہے قیاساً اوائل صدی سیزدھم ھجری کا مخطوطہ ہے واللہ اعلم بالصواب ۔

---

(۴۹)

کنز اللغات

۶۳ ۴ مجلد

موضوع : لغت (عربی)

حجم : ۳۲۶ اوراق ($\frac{1}{1}$ خالی)

تقطیع : ″۶ × ″$\frac{1}{2}$۹ = ۲۳ سطری بخط نستعلیق رسمی مجدول سہ خطی کبود و سرخ ۔ ۲ صفحات آغاز ۲ خطی مطلا ۔ لوح منقش و مطلا ۔ حصۂ اخیر کرم خوردہ ہے ۔

مکتوبہ حکیم آصف الزماں فرنگی بن حکیم مسیح الزماں خان (جو اس

کتاب کے مالک اول بھی ھیں) مدت کتابت غرہ رمضان لغایت ۱۵ محرم الحرام روز جمعہ ۲۹ محمد شاھی مطابق ۱۱۰۶ھ ۔

تالیف محمد بن عبدالخالق بن معروف الگیلانی یکے از علمائے اواسط صدی نہم ھجری ۔

یہ کتاب الفاظ عربیہ کی ایک لغات ھے جس کے معانی فارسی میں بیان کئے گئے ھیں ۔

دیباچہ میں بتایا گیا ھے کہ قرآن کریم بہتوبن کلام ھے جو عربی زبان میں ھے اور خود صاحب وحی عربی تھے ان کی احادیث بھی عربی زبان میں ھیں اور قرآن و حدیث کے معانی و مطالب کو سمجھنے کے لئے لغت عربی کا جاننا ضروری ھے اسی غرض سے مؤلف نے عربی کی مہمات لغات مثلاً صحاح و مجمل و دستور و مصادر و اختیارات بدیعی و لغات القرآن و شرح نصاب سے نہایت ضروری بالخصوص قرآنی الفاظ کا انتخاب کر کے فارسی زبان میں یہ کتاب لغات تالیف کی ھے ۔

ریو نے بحوالہ جہان آرا لکھا ھے* کہ یہ کتاب سلطان محمد (بن کیا بن ناصر)** بادشاہ گیلان کے لئے لکھی گئی جس کا عہد حکومت ۸۵۱ھ سے ۸۸۳ھ تک تھا ۔ اس کا نام دیباچہ کتاب کے مدحیہ اشعار میں اسطرح آیا ھے

معلائے مزکی ممجد سر افراز شہان سلطان محمد

اس بادشاہ کے ولیعہد مرزا علی کو جس کا نام اس شعر میں ھے

فخر اولاد نبی و ھم ولی حضرت سلطان دیں مرزا علی

تخت نشینی کے بعد اس کے بھائی نے قتل کر دیا تھا***

مؤلف نے دیباچہ میں ترتیب کتاب کی خصوصیات کو وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا ھے ۔ الفاظ کی ترتیب میں غیاث اللغات کی طرح حرف اول اور آخر کو ملحوظ رکھا ھے ۔ اور ایک باب کے جملہ الفاظ کو ایک ھی عنوان کے تحت درج کیا ھے ۔

---

* ص $\frac{۵۰۸}{۱}$

** کشف الظنون ج ۵ ص ۲۵۶

*** ریو ص $\frac{۵۰۸}{۱}$ بحوالہ تاریخ طبرستان مرتبہ ڈون وروٹ

آغاز:

''ابتدائے هر سخن آن خوبتر در هر مقام
کو بود یا حمد معبود خدائے پاک نام*
جواهر کنوز لغات حمد و سپاس نثار بار گاہ حضرت
متکلمے کہ۔''

یہ مخطوطہ ایتھے کے بیان کردہ نسخہ شمارہ ۲۳۹۵ اور براون کے نسخہ CL VII کے مطابق ھے یہ کتاب ایران میں چھپ چکی ھے لیکن پاک و ھند میں نایاب ھے۔

---

(٥٠)

الفوائد الضیائیه

یا

شرح ملا جامی (ناقص الاخر)

۲، ٦٥م جا
(م)

حجم: ۳۳۰ اوراق

تقطیع: ″٤×″٣/٤ ٧=١٧ سطری بخط نسخ رسمی و نستعلیق معمولی

تالیف نور الدین ملا عبدالرحمن جامی (٨١٧ھ - ٨٩٨ھ) تفصیل ملاحظہ ھو ش ١٦٣ تفصیلی فہرست مخطوطات عربیہ کتب خانہ ھذا۔

یہ مخطوطہ شرح ملا جامی کا ایک مکمل نسخہ ھے۔ صرف اخیر کے چند اوراق مفقود ھیں۔

تاریخ تحریر درج نہیں ھے قیاس ھے کہ اوائل صدی دواز دھم ھجری کا مکتوبہ نسخہ ھے واللہ اعلم بالصواب۔

---

* یہ شعر بیشتر لسخوں میں نہیں ھے۔

(۵۱)

کتاب الصور
یا
صور الکواکب
یا
الکواکب الثابتہ

۵۲۳ رحما

موضوع : نجوم

حجم : ۷۴ اوراق

تقطیع : "۶ × "$\frac{۳}{۴}$۸=۱۶ سطری بخط نستعلیق ۔

تالیف ابو الحسین عبدالرحمن بن عمر الصوفی (المتوفی ۳۷۶ھ)*

۲۹۱ھ میں پیدا ہوئے ۔ رے کے رہنے والے تھے ۔ علوم فلکیات کے عالم اور خاندان امیہ کے بادشاہ عضد الدولہ (المتوفی ۳۷۲ھ) کے درباری منجمین میں سے تھے ۔ اس کتاب کے علاوہ مطارح الشعاعات اور ارجوزۃ فی الفلک بھی ان کی تالیف ہیں* ۔

یہ کتاب کواکب ثابتہ کی اشکال اور ان کے مواقف کے بیان پر مشتمل ہے جابجا ستاروں کی شکلوں اور جداول مفیدہ کا اضافہ کیا گیا ہے ۔ ۱۸۷۶ء میں بمقام پیٹرز برگ چھپ چکی ہے*

آغاز:

"(؟) حال النجوم الفلکیۃ والدوائر الملکیۃ
ما یاتی ذکرہ (؟) الذکرا التواریخ والحکم والجداول
المحکمۃ و الصور المکملۃ ۔"

ہر چند کہ یہ مخطوطہ خطاطی کے لحاظ سے ایک خوبصورت نسخہ ہے ۔ لیکن ترتیب اوراق بظاہر صحیح نہیں معلوم ہوتی ۔

---

* معجم سرکیس ص ۱۲۷۹ (بحوالہ المقتطف جزو ۱ ص ۵۹)

خاتمہ کتاب پر یہ عبارت درج ہے۔

''تم کتاب الصور لابی الحسین عبدالرحمان بن عمر الصوفی و ذالک بمصر فی شھر ربیع الاخر سنہ احدی و عشرین دارلعماتہ الھجرہ (؟) النبیین وسلم تسلیماً کثیراً حسبنا اللہ و نعم الوکیل۔ کتبہ (؟) قوبل بہ نسخۃ التی بخط مؤلف الکتاب و صح والحمد للہ''

اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مخطوطہ ۴۲۱ھ کا تحریر شدہ ہے لیکن کاغذ اور نستعلیق رسم الخط سے یہ نسخہ اوائل صدی دواز دھم ہجری سے زیادہ پرانا معلوم نہیں ہوتا۔ قیاس یہ ہے کہ کاتب نے کسی نہایت قدیم نسخہ سے (جو عہد مؤلف کے بعد قریبی زمانہ میں لکھا گیا) نقل کرتے ہوئے اُس کی تاریخ کتابت بھی بجنسہ نقل کر لی ہے واللہ اعلم بالصواب۔

استدراک

(۵۲)

قاعدہ مختصرہ فی طریق الفقر علے منھاج الرسول

۶، ۲۹۷ عماد

۶، ۲۹۷ سلوک (فارس)

تالیف عماد الدین احمد بن الشیخ ابراھیم

۱۰ صفحات پر مشتمل تصوف کا ایک مختصر رسالہ ہے۔ جسمیں ''طریق فقر محمدی'' کی بنیادی باتوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

یہ رسالہ ''مجموعہ رسائل سلوک و تصوف'' (فارسی) کے ساتھ شامل ہے۔ تفصیل ''تفصیلی فہرست مخطوطات فارسیہ'' ش ۱۱۴-۸ پر ملاحظہ فرمائیں۔

ختم شد

فهرست مخطوطات عربیه متذکره ضمیمه هذا

به ترتیب حروف تهجی

شمار	نشان کتب خانه	نام کتاب	نمره
۱	۲۸، ۲۹۷ محد	الاحادیث الاربعین	۱۲
۲	۵۳۱، ۲۹۷ نو	الاذکار - حلیة الابرار و شعائرالاخیار فی تلخیص الدعوات والاذکار	۳۴
	۳۱، ۲۹۷ شاشی (۲)	(اصول الشاسی)	۱۷
۳	۲۹، ۲۹۷ غر	بستان المحدثین	۱۵
۴	۸، ۲۹۷ بکر	تذکرة المذاهب	۳۷
	۳۲۱، ۲۹۷ کیدانی		۲۵-ج
۵	۶۲۴ لا	تصریف الافعال من المجرد والمزیدفیها	۳۶
۶	۱۶، ۲۹۷ سمر	تفسیر ابواللیث سمر قندی	۸
۷	۲۳۱، ۲۹۷ بخا	الجامع الصحیح (صحیح بخاری)	۱۰
۸	۱۳۵ جو	جواهرالبصیر فی علم التعبیر	۲
۹	ش ۳، ۲۹۷ وقا - رخ	حاشیه چلبی علی شرح الوقایه محشی	۱۶
۱۰	ش ۵۳۱، ۲۹۷ جزر - ملا	الحزر الثمین للحصن الحصین	۳۲
۱۱	۳۳، ۲۹۷ حقی	حقیقت المحمدیه	۳۰
۱۲	۳۲۱، ۲۹۷ سمعا	خزانة المفتیین	۲۲
۱۳	۳۲۱، ۲۹۷ کیدانی	خلاصة الکیدانی	۲۵
	۳۱، ۲۹۷ شاشی (۲)	(خمسین یا اصول الشاسی)	۱۷
۱۴	۳۱، ۲۹۷ میرک	دائر الوصول الی عالم الاصول	۱۸
۱۵	ش ۱۳۱، ۲۹۷ شیخ - حق	الدر النضید فی بیان القراء والتجوید	۷-
۱۶	۵۳۱، ۲۹۷ جزو	دلائل الخیرات	۳۱

شمار	نشان کتب خانه	نام کتاب	نمره
۱۷	۶۲، ۲۹۷ قا	رسالهٔ اعمال خمسه	۳۶
۱۸	ش ۲ ۶۲۴ ابن - رضی	رضی شرح شافیه	۳۸
			۲۵ - ج
۱۹	۱۳۳ رازی (۲)	سر مکتوم (ناقص الاول والاخر)	۱
۲۰	۳۱، ۲۹۷ شاشی (۲)	الشاشی - یا اصول الشاشی یا خمسین	۱۷
۲۱	ش ۱۶۰ ربهری	شرح ایسا غوجی	۳
۲۲	۲، ۶۵۴ جا (۴)	شرح جامی	۵۰
۲۳	ش ۳۲۱، ۲۹۷ کیدانی لا	شرح خلاصة الکیدانی	۲۶
	۳۲۱، ۲۹۷ کیدانی		۲۵ - ب
۲۴	ش ۲ ۶۲۴ ابن - ظهو	شرح شافیه	۳۹
۲۵	۲۸، ۲۹۷ امت	الشهاب	۱۱
	۲۴۱، ۲۹۷ بخا	(صحیح بخاری)	۱۰
۲۶	۶۳۴ جمع	الصراح من الصحاح	۴۷
۲۷	ش ۳۲۱، ۲۹۷ سد - صغ	صغیری (شرح منیة المصلی)	۲۰
۲۸	ش ۳۲۱، ۲۹۷ سد - صغ (۲)	صغیری	۲۱
	۵۲۳ رحما	(صور الکواکب)	۵۱
۲۹	۲۹، ۲۹۷ تقی	علوم الحدیث	۱۴
۳۰	۶، ۲۹۷ عین (۲)	عین العلم و زین الحلم	۳۵
	۶۳۴ رشید	(فرهنگ رشیدی)	۴۸
۳۱	۳۲۱، ۲۹۷ حنیف	الفقه الاکبر	۲۴
	۳۲۱، ۲۹۷ کیدانی		۲۵ - د
۳۲	۶، ۲۹۷ عماد	قاعده مختصر فی طریق الفقر علی	
	۶، ۲۹۷ سلوک فارسی	منهاج الرسول	۵۲

شمار	نشان کتب خانه	نام کتاب	نمره
٣٣	١٣، ٢٩٧ مترجم	القرآن	٥
٣٤	١٣، ٢٩٧ قر	القرآن مترجم (فارسی)	٣
٣٥	١٣، ٢٩٧ معر	القرآن	٦
٣٦	ش ١ ٣٢١، ٢٩٧ سد - ابر	کبیری (شرح منية المصلی)	١٩
٣٧	٥٢٣ رحما	کتاب الصور	٥١
٣٨	٤٦٣ مجد	کنز اللغات	٤٩
	٥٣٣ رحما	(الکواکب الثابته)	٥١
٣٩	٢٩، ٢٩٧ اثر	مختصر علوم الحدیث منظوم	١٣
٤٠	٥٣١، ٢٩٧ عام	مفتاح الفلاح	٣٣
٤١	٢٩، ٢٩٧ تقی	مقدمه ابن الصلاح	١٤
٤٢	٤٦٣ رشید	منتخب اللغات شاهجهانی	٤٨
٤٣	٤٦٢ من ٤٦٢ عص	منشعب بطریق نظم	٤٥
٤٤	٤٦٢ مع ٤٦٢ عص	منظوم نیک	٤٤
٤٥	٤٦٢ سرا	میزان الصرف	٤٠
٤٦	٤٦٢ سرا (٢)	میزان الصرف (ناقص)	٤١
٤٧	٢، ٢٩٧ لا	نا معلوم الاسم حدیث (ناقص)	٩
٤٨	٣٢٥، ٢٩٧ صلی	نهج الحق و کشف الصدق	٢٧
٤٩	٤٦٢ عص	نیک نظم	٤٢
٥٠	٤٦٢ عص (٢)	نیک نظم	٤٣
٥١	٣٢١، ٢٩٧ فرغانی (٢)	هدایه فی الفروع	٢٣
٥٢	٤٢، ٢٩٧ رها	الیواقیت والجواهر فی بیان عقائد الاکابر	٢٩

فہرست مصنفین

فہرست خطاطین

۱ - ناشر :- خواجہ نورالہی - لائبریرین پنجاب پبلک لائبریری لاہور
۲ - طابع :- شیخ بشیر احمد بی - اے - لودیانوی
۳ - مطبع :- کتابستان پریس - ۱۳۹ میکلوڈ روڈ لاہور

تفصیلی فہرست مخطوطات فارسیہ

پنجاب پبلک لائبریری لاہور

جو

تقریباً ۶ سو مخطوطات فارسیہ اور ان کے مصنفین و خطاطین کی تفصیلات پر مشتمل ہو گی، زیر طبع ہے۔

۸ سو صفحات سے زائد کی یہ فہرست آئندہ ماہ دسمبر ۱۹۶۲ء تک شائع ہو جائیگی۔

تفصیلی فہرست مخطوطات عربیہ مع ضمیمہ ہذا کی قیمت مبلغ بارہ روپیہ۔

ضمیمہ کی علیحدہ قیمت مبلغ دو روپیہ۔

ملنے کا پتہ:

لائبریرین، پنجاب پبلک، لائبریری لاہور